بگ بینگ

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ترجمہ: انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اُس کو علم نہ تھا۔

پارہ نمبر30 سورۃ96 آیات نمبر5 صفحہ نمبر836

ترجمہ: بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت ترجمہ: وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اُگے گا پارہ نمبر23 سورۃ37 آیات نمبر64+62 صفحہ نمبر610

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○ کیا تم نے نہیں دیکھا جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین ہے سب کو اللہ نے تمہارے قابو میں کر دیا۔ اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ نہ علم رکھتے ہیں نہ ہدایت اور کتاب روشن۔

پارہ نمبر21 سورۃ لقمان آیات نمبر20 صفحہ نمبر561

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بیشک اس کو بڑی نعمت ملی۔ اور نصیحت تو وہ لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ پارہ 3 سورۃ 2 آیات نمبر269

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ○ اور آسمان کی قسم جس پر رستے ہیں۔

پارہ نمبر26 سورۃ51 آیات نمبر7 صفحہ نمبر 713

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان وزمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تم نکل نہیں سکتے

پارہ نمبر27 سورۃ55 آیات نمبر 33 صفحہ نمبر 733

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے۔

پارہ نمبر27 سورۃ53 آیات نمبر 24 صفحہ نمبر 723

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

پارہ نمبر 27 سورۃ 53 آیات نمبر 39 صفحہ نمبر 725

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ O قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اور جب زمین ہموار کردی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال دے گی اور (بالکل) خالی ہوجائے گی۔

پارہ نمبر 30 سورۃ 85 آیات نمبر 4+3 صفحہ نمبر 823۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ تم کو کیا معلوم کہ رات کے وقت آنے والا کیا ہے۔

اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ O وہ تارا ہے چمکنے والا۔ پارہ نمبر 30 سورۃ 86 آیات نمبر 2/3 صفحہ نمبر 825

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖٓ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ: وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں نازل کرتا ہے تا کہ تم کو اندھیروں میں سے نکال کر روشنی میں لائے بیشک اللہ تم پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ پارہ نمبر 27 سورۃ 57 الحدید آیات نمبر 9 صفحہ نمبر 742

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ہم ہی نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے اس کو سجا دیا۔ پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 16+14+15 صفحہ نمبر 347

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ اگر ہم آسمان کا کوئی دروازہ ان پر کھول دیں وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں۔

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ] تو بھی یہ یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مخمور ہوگئیں ہیں بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 14-15 صفحہ نمبر 347

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ

اور وہی تو ہے جس نے رات دن اور سورج چاند بنایا (یہ) سب (یعنی سورج چاند اور ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں۔

پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 33 صفحہ نمبر 438

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔

پارہ نمبر 25 سورۃ 42 الشوریٰ آیات نمبر 12 صفحہ نمبر 660

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان جو وعدے ان سے کرتا ہے سب دھوکا ہے۔

پارہ نمبر 15 سورۃ 17 آیات نمبر 64 صفحہ نمبر 384

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ اور اُن لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھیں۔ جو تم کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

پارہ نمبر 9 سورۃ 8 آیات نمبر 35 صفحہ نمبر 237

يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور اکثر جھوٹے ہیں۔ پارہ نمبر 19 سورۃ 26 آیات نمبر 223 صفحہ نمبر 512

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں جن پر ہمارا عذاب (یا تو رات کو) آتا تھا جب وہ سوتے تھے یا (دن کو) جب وہ قیلولہ (یعنی دوپہر کو آرام) کرتے تھے۔ پارہ نمبر 8 سورۃ 7 آیات نمبر 4 صفحہ نمبر 196

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○ فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے

پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 37 صفحہ نمبر 349

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ○ تو دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا۔ تو اُن پر اُن کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے (بدنوں) پر بہشت کے پتے چپکانے لگے اور آدم نے پروردگار کے

(حکم کے) خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔

پارہ نمبر16 سورۃ20 آیات نمبر121 صفحہ نمبر432

ترجمہ: تمہارا پروردگار تو اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین 6 دن میں بنایئے اور عرش (اقتدار) پر متمکن ہوا۔ وہی تمام امور کا انتظام کرتا ہے کوئی اس کے حکم اور اجازت کے بغیر دنیا میں کسی کی مدد اور حمایت نہیں کر سکتا۔ یہی اللہ پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے۔ (پ11۔10۔3)

بگ بینگ تھیوری کیا ہے

جب تک آپ مکمل تحریر نہیں پڑھیں گے آپ کو بگ بینگ کے بارے میں معلوم نہیں ہوگا بگ بینگ کیا ہے۔ اور گلیکسیز کیا ہیں اور کیسے بنتی ہیں سب سے پہلے ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو اپنے اختیار میں رکھا ہوا ہے۔ اور ہر چیز کا مالک و خود مختار ہے۔ کوئی علم بھی اس سے پوشیدہ نہیں وہی اپنے بندوں میں علم تقسیم کرتے ہیں لیکن جتنا چاہتے ہیں میں صرف اِتنا ہی جانتا ہوں جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت کیا دوسرے نیک لوگوں کی طرح۔ جیسے دنیا کی زندگی میں ہر آدمی کسی نہ کسی کام کو کرنے جاتا ہے تو پہلے اُس کام کی پلاننگ کرتا ہے۔ پھر اُسے پایہ تکمیل کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ہر چیز کو بغیر مقصد پیدا نہیں کیا بلکہ ہر کائنات کی ہر چیز کو خاص انداز سے پیدا کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے اندازے بالکل ایکوریٹ ہوتے ہیں۔

چونکہ یہ مضمون سائنسی ہے لہٰذا اس میں مخصوص چیزوں کا ذکر کروں گا۔

سائنس کیا ہے۔ دنیا کے مشاہدات کا نام سائنس ہے دوسرے لفظوں میں کائنات کی ہر وہ چیز جو بنائی گئی ہے اُسے جاننا اور اُس پر یقین کر لینا یعنی تمام چیزوں کے طریقہ کار کو جانچ کر اس کی تائید کرنا ہی سائنسی عمل کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سات زمین اور سات آسمان بنائے جس کا ذکر قرآن پاک میں بہت سی

جگہوں میں ملتا ہے۔اور پھر اُس کے علاوہ ایک سورج اور ایک چاند بنایا جس کی بدولت تمام کائنات کو بتدریج روشن کیا جاتا ہے۔اور دنوں کا حساب کتاب معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اب اگر تمام کو اکٹھا کیا جائے تو عدد کے لحاظ سے نو(11=2+9) پلینٹ بنتے ہیں اور سائنس نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ کائنات میں (11=2+9) پلینٹ ہیں اور کوئی بھی چیز بے معنی پیدا نہیں کی اور ان تمام چیزوں کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق پیدا کیا گیا ہے۔ بالخصوص انسانوں کی (خوشی، غمی)، اسودگی، تنگی، بیماری، قیدو بند وغیرہ وغیرہ۔اللہ پاک نے جنوں میں سے عزازیل کو چُنا چونکہ وہ بہت عبادت گزار بھی تھا لیکن کام کو کرنے کی صلاحیت بھی اُس میں پیدا کی تھی اس لیئے اللہ پاک فرشتوں کی صف میں اعلیٰ منصب کے برابر لے آئے۔ اور جب رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں انسان بنانا چاہتا ہوں تو فرشتوں اور عزازیل نے اللہ تعالیٰ سے کہا۔کیا ہم سب آپ کی عبادت نہیں کرتے ہیں؟

کیا آپ کا ہر حکم بجا نہیں لاتے تو پھر آپ کیوں انسان بنانا چاہتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے پھر اللہ پاک عزازیل سے مخاطب ہوئے اور کہا جاؤ اور تمام پلینٹ سے کچھ کچھ مٹی لیکر آؤ۔اُس وقت نہ تو کوئی گلیکسیز تھی نہ کوئی بک بینگ تھیوری کا وجود تھا۔نہ ہی تارے آسمان پر تھے۔کیونکہ اللہ پاک نے ہر ایک چیز کو تدبیر اور مرحلہ وار پیدا کیا۔ایک تو عزازیل کے اندر ایک حسد پیدا ہو گیا اور پوچھا اللہ تعالیٰ آپ کیوں انسان کو پیدا کرنا چاہتے ہیں اللہ پاک نے یہ بھی بتایا کہ وہ افضل مخلوق ہونگے تو ظاہر ہے حسد پیدا ہونا فطری بات ہے۔

بہر کیف انکار تو کر نہیں سکتا تھا تو پھر اُس نے تمام پلینٹ سے سب سے ناقص حصوں سے کچھ کچھ مٹی لی کسی سے زیادہ اور کسی سے کم یا اُن پلینٹ پر جو چیزیں اللہ پاک نے بنائی تھیں وہ لے آیا مثلاً مٹی۔یا آگ یا گیس یا پتھر سب کچھ اٹھا کر لے آیا پھر اللہ پاک نے کہا اس کو پانی سے گوندو۔چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ایک بہت بڑا پلینٹ تیار کیا گیا پھر اُسے کہا

گیا کہ اس پلینٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر دو۔

یعنی کہ دو نئے پلینیٹ تیار ہو گئے پھر اللہ پاک کا حکم ہوا کہ ان دونوں پلینیٹ میں سے بالکل تھوری سی مٹی لو اور جنت میں لے آؤ اور اس سے ایک مجسمہ تیار کرو لہذا عزازیل نے ایک مجسمہ تیار کیا اور عزازیل نے مجسمہ بھی ٹیرھا میڑھا تیار کیا تا کہ اللہ پاک اپنے ارادے سے انسان کی تخلیق کرنا منسوخ کر دیں۔ پھر اللہ پاک نے اُس مجسمہ سے کچھ مٹی علیحدہ کروائی اور مجسمہ کے اندر اپنی روح پھونک دی۔ تو وہ ٹیرھا میڑھا مجسمہ ایک خوبصورت انسان کی شکل میں اٹھا اور اُدھر ہی اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا اور کچھ کچھ اکیلا پن محسوس کیا کیونکہ اللہ پاک کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں اور پہلے سے ہی پلاننگ ہوتی ہے جو کسی کی سمجھ میں بہت دیر بعد آتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس مجسمہ سے جو مٹی علیحدہ کروائی تھی اللہ تعالیٰ نے عزازیل سے کہا دوسری مٹی کا بھی مجسمہ بناؤ جب اُس نے مجسمہ بنایا تو آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ اللہ کے حکم سے اُس میں روح پھونکیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آدم علیہ السلام نے روح پھونک دی۔ چنانچہ عزازیل کو کہا کہ آپ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو سب فرشتوں نے حکم مان لیا اور سجدہ ریز ہو گئے لیکن عزازیل نے آدم علیہ واسلام کو سجدہ نہیں کیا۔ اور کافر بن گیا۔ پوچھا گیا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا تو کہنے لگا کہ۔ آپ نے مجھے آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ہے لیکن اسے میرے ہاتھوں ناقص مٹی کی آمیزش دی ہے۔ اور میں کیسے اسے سجدہ کر سکتا ہوں تو اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے اٹھاؤ اور جنت سے باہر پھنک دو۔ لیکن اُسی وقت اس نے اللہ پاک سے کہا کہ مجھے میری ایک غلطی پر سزا آپ تو انصاف پسند ہیں اور میں نے کئی سالوں (ان لیمٹ) سے آپ کی خدمت اور عبادت کی ہے۔ تو اس کا صلہ مجھے نہیں دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے تو اُس نے کہا آپ نے جو قوتیں مجھے بخشی ہیں وہ میرے پاس ہی رہنے دیں اللہ تعالیٰ نے کہا۔ سوائے دو طاقتیں چھین لی جائیں گی ایک یہ کہ تم دوبارہ جنت میں نہیں آسکو گے اور دوسری وہ جو تم

فرشتوں کی میٹنگ میں حاضر ہوتے تھے وہ باتیں سن نہیں سکو گے۔ آگے ایک نیا موضوع بن جاتا ہے۔ اس لیے اس کا اختتامِ ضروری ہے۔ فرشتوں نے اُسے اٹھایا تو وہ کہنے لگا قسم ہے خدا کی میں بھی ان آدم زادوں کو پھسلاؤں گا جس کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت سے باہر نکالا ہے میں بھی اسی طرح انہیں جنت سے باہر نکلواؤں گا۔ اور پھر اُسے جنت سے باہر پھینک دیا گیا اس وقت تک نہ تو ستارے تھے نہ گلیکسیز تھیں لیکن آغاز ہونے والا تھا۔

پھر ایسا ہی ہوا۔ جہاں سے عزازیل کو پھینکا گیا وہاں اُس نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کا استعمال کرنا شروع کر دیا اُور ایک اُسی جگہ پر ایک درخت اُگایا۔ جیسے تھوہر کا درخت کہا جاتا ہے۔ وہ اُسی درخت پر بیٹھا آدم اور حوّا کا انتظار کرنے لگا کہ کبھی تو اس طرف آئیں گے۔ دوسری طرف اللہ پاک نے آدم علیہ السلام اور حوا اماں سے کہا کہ آپ جو مرضی یہاں سے کھاؤ لیکن اُس جگہ جہاں سے شیطان کو نیچے پھینکا گیا ہے اُس کے پاس بھی نہ جانا اور نہ اُس طرف مائل ہونا۔

لیکن کچھ عرصہ بعد ایک دن حضرت آدم علیہ السلام جنت میں دن کے وقت کچھ آرام کر رہے تھے۔ جیسے ہی کچھ نیم غنودگی میں ہوئے تو اماں حوّا چہل قدمی کیلئے جنت میں گھومنے چلی گئیں۔ اور دور جا نکلیں اُچانک ایک سُریلی سی آواز اُن کے کانوں تک پہنچی تو تجسس ہوا کہ یہ کیسی آواز ہے پہلے تو کبھی ایسی آواز نہیں سُنی تھی۔ جب آواز کا پیچھا کرتے ہوئے اُسی جگہ پہنچ گئیں جہاں شیطان کئی سالوں یا کچھ عرصہ تک درخت پر انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی قریب پہنچی تو اماں حوا نے دیکھا کہ ایک عمر رسیدہ سفید داڑھی والا انسان نما شخص مخاطب ہے کہنے لگا میں آپ کو ایک بات بتاؤں یہ لو ایک انوکھا پھل ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کھایا ہوگا۔ اور یہ کھانے سے انسان ہمیشہ جوان اور زندہ رہتا ہے۔ الغرض اس نے اپنی جھوٹی باتوں سے قائل کر لیا اور کہا کہ خود کھائیں اور آدم علیہ والسلام کو بھی کھلانا۔ پھر جب وہ واپس آئیں ابھی آدم علیہ السلام آرام کر رہے تھے کہ پاس بیٹھ گئی اور کہا کہ آج میں آپ کے لیے کچھ نیا پھل لیکر آئی ہوں۔ اماں حوّا نے خود بھی کچھ کھایا اور اُسی وقت لیئے

لیئے حضرت آدم علیہ السلام کے منہ کے اندر ڈال دیا۔ لیکن جیسے ہی آدم علیہ السلام نے کچھ کھایا تو فوراً اُٹھ بیٹھے اور اُسے منہ سے کچھ قے کی صورت میں نکال دیا اور پوچھا تم کہاں سے لائی ہو۔ تو بتایا اُسی سمت کا تو آدم علیہ والسلام نے فوراً کہا کہ میں نے آپ کو منع کیا تھا کہ آپ اُس طرف نہ جانا۔ اب اس پھل سے جسم کے حصوں میں تبدیلی آنا شروع ہوگئی تو مارے شرمندگی کہ درخت کے پتوں سے ڈھانپنا شروع کردیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی آواز آئی کہ آدم کیا ہم نے آپ کو منع نہیں کیا تھا۔ تو پھر آپ نے وہی حرکت کی کہ آپ نے حوا کو روکا نہیں ہے۔ اب جنت سے لباس آیا اور ساتھی ہی حکم ہوا کہ فرشتو اُن دونوں کو بھی زمین پر اُتار دو۔ تاکہ یہ بھی اپنی لغزش کا خمیازہ بھگتیں۔ آدم علیہ السلام نے بہت سی دُعائیں مانگیں اپنی لغزش کا احساس ہونے لگا لیکن دُعائیں بے اثر تھیں۔ اب حکم یہی ملا کہ ایک وقت تک آپ کو اس دنیا میں ہی رہنا پڑے گا حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں رہتے ہوئے ایک تارے کو دیکھا اور جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ تارا کونسا ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ تارہ نبی پاک ﷺ کے نام سے منسوب ہے تو حضرت آدم علیہ السلام نے اسی نور کا وسیلہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی بشرطیکہ آئندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔

اب جو پلینٹ آدم اور حوا کے نام سے بنائے گئے تھے یعنی (9+2=11) پلینٹ کی آمیزش سے جو دو نئے پلینٹ تیار کیے گئے تھے اور عزازیل کے ہاتھوں سے یہ تیار کروائے گئے اُن پلینٹ کو اُوپر والے آسمان پر چھوڑ دیا گیا لیکن پہلی دفعہ دونوں پلینٹ کو مخالف سمت کی طرف چھوڑ دیا گیا ایک آدم علیہ السلام کا (+) پلینٹ تھا دوسری طرف دوسرا اماں حوا کا (-) پلینٹ تھا پھر اُسی دن آدم علیہ السلام اور اماں حوا کو زمین پر اُتار دیا گیا۔ اب شیطان کو مزید ان کیساتھ ورغلانے کے لیے قریب کردیا اور ساتھ ہی کلمات سکھا دیے گئے اور کہا کہ کچھ صحیفے آپ تک پہنچ جائیں گے ان پر عمل کرنا اب دو پلیٹ ایک دوسرے کے مخالف سمت میں اپنے محور میں گھوم رہے تھے پھر ایک دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بہت خوفناک

دھماکہ ہوا۔ اور وہ کائنات کے عرض پر پہلا اور سب سے بڑا دھماکہ ہوا تھا۔ وہی دن تھا کہ زمین پر آدم علیہ والسلام اور اماں حوا کا ملاپ ہوا اور ایک نئے روپ میں ملے اور شیطان نے کہا کہ میں کامیاب ہو گیا کیونکہ یہ تمام میرے ساتھی بن جائیں گے۔ یہی کائنات کا پہلا دھماکہ تھا جسے دنیا کے سائنس دانوں نے بگ بینگ کا نام دیا ہوا ہے۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد فضا میں دھماکہ کی وجہ سے دو بڑے ٹکڑے بنے۔ جو ہابیل اور قابیل کے نام سے تھے اور پھر وقتاً فوقتاً ٹکڑے آپس میں دوبارہ ٹکراتے رہے پہلے بڑے ٹکڑے بنے وہ بھی ٹکراتے اپنے اور کچھ دُور دور جا کر گرتے آہستہ یہ پلینٹ آپس میں ٹکراتے رہتے ہیں جس سے نئے پتھر بنتے رہتے ہیں اور ان پتھروں کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ جلتے رہتے ہیں اور ایک خاص عمر تک خلا میں جلتے ٹھنڈے پڑھ جاتے ہیں اور پھر خود ہی چُورا چُورا ہو جاتے ہیں۔
بگ بینگ کا وہ دھماکہ ہے جس سے آسمان پر ستاروں کا ظہور ہوا پہلے یہ بڑے ستاروں کی مانند نظر آتے لیکن جب وہ اپنے محور میں دوسرے (+) اور (-) پتھروں سے ٹکراتے رہتے ہیں۔ آگے سے آگے ٹکراتے رہتے ہیں اور پھر وہ ایک چھوٹی گلیکسیز کی صورت میں دیکھائی دیتے پھر آہستہ آہستہ جیسے جیسے پتھر ٹکراتے ہیں اُسی تناسب سے زمین پر آبادی بڑھتی جاتی ہے۔ اب یہی گلیکسیز کروڑوں کی تعداد میں بڑھتی جارہی ہیں اور قیامت تک بڑھتی جائیں گی۔ جب فضا میں پتھر ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے ہیں تو ان کے ٹکڑے کبھی کبھی اپنے محور سے ہٹ کر دوسرے محور میں چلے جاتے ہیں آپ اگر کسی بھی گلیکسی کا نظارہ کریں تو کچھ چیزیں آپ کو دکھائی دیں گی کہ گلیکسیز کے تمام پتھر راونڈ کی شکل میں گھوم رہے ہوتے ہیں اور کچھ گرد کی مانند دکھائی دیتی ہیں جو بالکل پتھر گرد کی طرح کا ہو جاتا ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ زمین سے اس کا دانا پانی ختم ہو گیا یا اُس سے متعلق آدمی فوت ہو جاتا ہے۔ یہ سارا نظام قدرت کا بنایا ہوا ہے۔ وہی چلا رہے ہیں۔ یہ ستارے جو ہیں ان کا تعلق بہت ہی گہرا انسانی زندگی کے ساتھ ہے لیکن کائنات کا عمل اتنا وسیع ہے کہ مکمل اُس کی رسائی ناممکن ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی کو منع نہیں کیا کہ وہ کائنات کو نہ جان سکیں بلکہ بہت سائنس دان

اس وجہ سے مسلمان ہوتے ہیں کہ ہماری کتاب قرآن مجید بہت سی چیزوں کا بنیادی رستہ بتاتی ہیں بہت سی چیزوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔

یہ تمام چیزیں سورج کی روشنی کی وجہ سے ہی روشن ہوتی ہیں جس طرح چاند رات کو روشن ہوتا ہے اس وقت ستارے اور گلیکسیز بھی زیادہ روشن دیکھائی دیتی ہیں اور گلیکسیز کے اندر اپنی بھی غیر معمولی روشنی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائیں تا کہ ہم حق بات کرنے اور سمجھنے کی توفیق سے مستفید ہوسکیں۔ اگر کوئی چیز آپ کو غلط لگے تو معافی چاہتا ہوں کیونکہ سارا علم خدا ہی کے پاس ہے۔ ہم تو اُس کے بندے ہیں۔ جو اللہ پاک کی کتاب سے راہنمائی حاصل کرتے رہتے ہیں۔

عطاالرحمٰن شادباغ

حدیث کسے کہتے ہیں اس کی تشریح اور مفہوم کیا ہے؟ (قرآنی آیات کیا کہتی ہیں)

ترجمہ: یہ (لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی قرآن) کو اپنے منہ (کی گھڑی روایات) سے بجھا دیں جبکہ اللہ اپنے نور ہدایت کو پورا کیے بغیر نہ رہے گا۔ اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔ (پ10-9-32)

ترجمہ: یہ سزا اس لیے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے (یعنی جھوٹی روایات کو قرآن کے مدِ مقابل لاتا ہے) تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔ (پ9-8-13)

ترجمہ: اور اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا قرآن) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے (اور اپنے خود ساختہ عقائد کی طرف لگے رہتے ہیں) (پ9-8-21)

ترجمہ: جو منافق ڈرتے ہیں (کہ بارے) کہیں ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کی دل کی باتوں ان (مسلمانوں) پر ظاہر کر دیں کہہ دو کہ تم اپنی طنز جاری رکھو جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اُس کو ضرور ظاہر کر دے گا۔ (پ10-9-64)

ترجمہ: اور اگر تم ان کے اس رویہ کے بارے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے طنز و مزاح کرتے ہو؟ (پ10-9-65)

ترجمہ: بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو اگر ہم تم میں سے (توبہ کی وجہ سے) ایک جماعت کو معاف بھی کر دیں۔ تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ مجرم گنہگار تھے۔ (پ10-9-66)

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان کو وضاحت سے ہدایت نہ بتا دے جس سے وہ پرہیزگار بنے بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ (پ11-9-115)

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں جو دنیا کی زندگی سے خوش اور اُسی پر مطمئن ہو بیٹھے ہیں۔ اور ہماری آیات سے غافل ہو رہے ہیں۔ (پ11۔10۔7)

ترجمہ: اور جب ان کو ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں وہ آپ سے کہتے ہیں کہ (یا تو) اس کے علاوہ کوئی اور قرآن (بنا) لا دو یا اس کو بدل دو (جھوٹی روایات سے) کہہ دیں کہ مجھے کوئی اختیار نہیں کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی حکم کا تابع ہوں۔ جو مجھے وحی کیا جاتا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بھی بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خوف ہے۔ (پ11۔10۔15)

ترجمہ: تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی طرف سے جھوٹی وحی گھڑے یا اللہ کی آیات کو جھٹلائے بے شک اللہ کسی ایسے مجرم کو فلاح نہیں دیتا۔

ترجمہ: جب لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد ہم (اپنی) رحمت (سے آسائش) کا مزہ چکھاتے ہیں تو ہماری آیات میں اپنی مرضی کی تاویلیں کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ کی تدبیر زیادہ جلد ہوتی ہے جو حرکتیں تم کرتے ہو ہمارے فرشتے لکھتے جاتے ہیں۔ (پ11۔10۔21)

ترجمہ: جو اللہ کے سیدھے بتائے رستے (قرآن) سے روکتے ہیں اور اللہ کے احکام (دوسرے) ٹیڑھے رستوں سے تلاش کرتے ہیں اور یوں وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں۔ (پ12۔11۔19)

ترجمہ: اللہ اور اُس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو جبکہ تم (قرآن میں اللہ کی آیات) سنتے ہو۔ (پ9۔8۔20)

حدیث کسے کہتے ہیں اس کی تشریح اور مفہوم کیا ہے؟
نیز کون کونسی حدیثیں قرآن پاک کی ترجمانی کرتی ہیں؟
حدیثیں 3 تین قسم کی ہیں:

(1) مختلف علمائے کرام سے جب پوچھتے ہیں کہ حدیث کے معنی کیا ہیں؟ تو وہ مختلف بتاتے ہیں کچھ علمائے کرام کہتے ہیں کہ جو نبی پاک ﷺ نے بات کی جو کہ قرآن کے حوالہ سے کہی گئی اُسے حدیث کہتے ہیں۔

(2) کچھ علمائے کرام کا یہ بھی کہنا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں جو باتیں صحابہ کرام نے کی اور آپ ﷺ خاموش رہے وہ بھی حدیث ہے۔

(3) کچھ علمائے کرام یہ بھی کہتے ہیں کہ جو صحابہ کرام کے بعد والے تابعین یا اُس کے بعد والے تبع تابعین نے جو قرآن پاک کے حوالے سے اجماع کیا یا قیاس آرائیاں کیں۔ وہ بھی حدیث کے زمرے میں آتی ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ بغیر تحقیقات قرآن پاک کے برخلاف کسی بھی قسم کا اجماع کرلیا جائے اگر وہ چیز غلط ثابت ہو جائے۔ تو وہ تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ یہاں پر ایک اور بات کہنا چاہ رہا ہوں لیکن علمائے کرام کے اجماع نے تحقیق کرنا بند کردی ہے۔ تو کون تحقیق کرے گا۔ جبکہ قرآن پاک اس چیز کے برعکس کہہ رہا ہے کہ تم قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے۔ یہ عقلمندوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ قرآن سے متضاد چیز لوگوں کے اندر گمراہی کا عنصر پیدا کر رہی ہے۔ جو پہلے تحقیق کر چکے ہیں۔ اب اس کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو منع فرمایا ہے۔ کہ وہ شخصیت پرستی کے زمرے میں آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے علاوہ کسی سے بھی آپ اللہ اور رسولوں جیسی محبت نہیں کرسکتے جو کہ حرام ہے۔ اور نہ ہی انہیں صحابہ کرام کے درجہ کے برابر لا سکتے ہیں۔ میرا ایمان ہے نبی پاک ﷺ نے جو باتیں کیں وہ تو قرآن کے حوالے سے کیں۔ اور وہ بالکل سچ ہیں پھر اُن کی موجودگی میں اگر کوئی ایسی

بات صحابہ کرام نے کیں تو وہ بھی بالکل سچ ہوگی۔ کیونکہ قرآن پاک ان دونوں کی سند جاری کر رہا ہے۔ اس کے لیے جو تیسری شق ہے اس کے بارے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر قرآن کے مطابق وہ حدیث نہ ہو اور لوگ یعنی علمائے کرام کسی ایسی چیز پر اجماع کرلیں یا قیاس آرائی کرلیں تو وہ قرآن پاک کی شان کے مطابق نہ ہوگی۔ یعنی بہت سی آیات اُس کے متضاد اشارے دے رہی ہوں تو پھر اُس حدیث کی کوئی ویلیو نہیں کیونکہ قرآن پاک ایک اللہ کا کلام ہے اور پہلے انبیاء علیہم السلام کی تصدیق شدہ شریعتوں کا مجموعہ ہے۔ اور قرآن کی آیات کو نا ماننے سے انسان کا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ لوگ یا علمائے کرام ان کمزور حدیثوں کو قرآن کے مقابل پیش کرتے ہیں۔ تو وہ ایک شرک کی کھلی دلیل ہے اور شرک سب سے ناپسندیدہ فعل ہے۔ جس کی کوئی معافی نہیں اس طرح کی روایت کی قرآن پاک نے بہت جگہ خود نفی کی ہے۔ اور پہلی کتابوں کی طرف بھی اشارہ دیا گیا ہے۔ کہ پہلی قوموں کے علمائے کرام نے اسی طرح توریت اور انجیل میں تبدیلیاں کرچکے ہیں۔ اور یہ کوئی عام لوگ نہیں تھے۔ بلکہ وہ مکمل توریت اور انجیل کا علم رکھنے والے لوگ تھے۔ اس طرح کے لوگ شروع سے لے کر قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے اچھائی اور بُرائی ساتھ ساتھ چلتی رہے گی۔ وہ کسی دور میں ختم نہیں ہوسکتی بلکہ قیامت کے نزدیک اچھائی کم ہوتی جائے گی اور بُرائی پھیلتی جائے گی۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اگر میری کوئی روایت یا حدیث قرآن پاک کے برخلاف نظر آئے یا ایسا کوئی متضاد اشارہ ملے تو میری لکھی ہوئی حدیث یا روایت کو رد کردیا جائے۔ بلکہ وہ حدیث یا روایت میری لکھی ہوئی نہ ہوگی اور آپ نے بھی جو لکھا ہے یا بیان کیا ہے اُسے قرآن کے مطابق لکھا ہے اس لیے قرآن کو مانا جائے۔ یہ ایک عظیم فقہی امام اعظم کی تحریر شدہ کتاب میں ہے۔ کیونکہ قرآن ایک واحد کتاب ہے جو ہر کتاب کا محاسبہ کرسکتی ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ قرآن پاک کی پیروی کرو جو حکمت و دانائی کا چشمہ ہے۔ اور اس سے فیض حاصل کرو تاکہ نجات پاسکو۔

انبیاء علیہم السلام کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں کرتے

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اور گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔ پارہ نمبر9 سورۃ 8 آیات نمبر 8 صفحہ نمبر 233

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پارہ نمبر 17 سورۃ21 آیات نمبر107 صفحہ نمبر 447

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ ترجمہ: تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا قصد کر ہی چکی تھی۔ پارہ نمبر 5 سورۃ4 آیات نمبر113 صفحہ نمبر 124

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ترجمہ: تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت بخشتا ہے تو اس کا سینہ (فہم) اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے۔ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے اس طرح اللہ ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے ذہنی انتشار میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پارہ نمبر 8 سورۃ6 آیات نمبر125 صفحہ نمبر

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَ مَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ

ترجمہ: (کہہ دو) تمہارے (پاس) پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے اُن کو شعور سے سمجھا اُس نے اپنا بھلا کیا۔ اور جو عقل کا اندھا بنا رہا تو اس نے اپنے حق میں بُرا کیا۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ پارہ نمبر 7 سورۃ6 آیات نمبر104 صفحہ نمبر

وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا

ترجمہ: اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی روایات، خواہشات پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے رستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔ پارہ نمبر 5 سورۃ 4 آیات نمبر 27

لِيَحْمِلُوْا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ترجمہ: یہ قیامت کے دن اپنے سارے بوجھ بھی اُٹھائیں گے اور ان کے بوجھ جن کو یہ بلا دلیل (قرآن سے لاعلم رکھ کر) گمراہ کرتے ہیں۔ یاد رکھو بہت بُرا ہے جو یہ بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ پارہ نمبر 14 سورۃ 16 آیات نمبر 25 صفحہ نمبر

پارہ نمبر 11 سورۃ نمبر 10 آیت نمبر 39 کا مطالعہ کریں اس کتاب میں صفحہ نمبر 2 پر لکھی ہوئی ہے۔

ترجمہ: وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو حکمت و دانائی ملی بے شک اُس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(پ3-2-269)

انبیاء علیہ السلام کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں کرتے

حضرات انبیاء علیہم السلام ایسی ہستیاں ہیں جن کے بارے میں غلطی کا گمان پیدا کرنے سے انسان کے اعمال ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ سبھی قرآن پاک کا ترجمہ کرنے والوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی لغزش ظاہر کی ہے اسطرح (نعوذ باللہ) حضور پاک ﷺ کی لغزش کو ثابت کیا گیا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو لاعلم تصور کیا گیا آدم علیہ السلام کی لغزش قرار دی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لغزش کا موجب بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دُعا کرنے کی لغزش ظاہر کی گئی۔ گویا ہر پیغمبر کی لغزش کو مصلحتاً لغزش کہا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تمام پیغمبر علیہ السلام لغزش سے پاک ہوتے ہیں انسان سمجھ نہیں پاتا۔ لغزش ظاہر بھی کرتے ہیں اور پھر یہ بھی کہتے کہ پیغمبروں سے یہ مصلحتاً طور پر لغزش کروائی گئی۔ کوئی اس پر بات کرنے کو تیار نہیں جب کہ ہم قرآن پاک کو ساری کائنات کا حل بھی سمجھتے ہیں۔ میرا دل بھی یہی کہتا ہے کہ کوئی بھی پیغمبر یا۔ رسول لغزش سے مترا ہوتے ہیں ان کے جوابات قرآن پاک میں موجود ہیں

آیات نمبر۔۔۔۔۔اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے لیکن ہم اس قرآن پاک کی آیت کو بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں اور وہی طریقہ استعمال کر رہے ہیں جو کافروں اور مشرکین مکہ کا تھا۔ ایک تو اُن پر لغزش کا الزام لگا دیتے ہیں۔ دوسرا وہ الفاظ جو کافر کہا کرتے تھے آج ہم بھی وہی کام کر رہے ہیں۔

اور اُسے مصلحتاً کا نام دے کر فارغ ہو جاتے ہیں ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ ہم کیا لکھ رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں (ایک آیت ہے) پ 11۔س 10۔39 جب (ہمیں) کسی بات کی سمجھ نہیں آتی تو اس علم کی جو قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے اُسے جھٹلا دیتے ہیں یہ آیت صرف اُن لوگوں کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب واضح ہے یہ آیت اُمت کے ہر فرد کے لیے ہے اور ہم لوگ تحقیق کرنے کی بجائے اُس سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جیسے:

مثل مشہور ہے کہ کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ حالانکہ علماء کا ایک کنونشن ہونا چاہئے اور اس میں اس پوائنٹ کو سامنے رکھنا چاہیے تھا تاکہ اُس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے اور لوگ فتنہ سے محفوظ ہو جائیں جیسا کہ صحابہ اکرامؓ کیا کرتے تھے چونکہ وہ عرب تھے انہیں ہم سے زیادہ سمجھ بھی تھی اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ یہ مستحکم آیات میں سے ہے۔ قرآن پاک کا علم ایک سمندر کی طرح ہے۔ اُس میں سے تلاش کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو قرآن میں واضح آیت ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ان لوگوں نے قتل نہیں کیا تھا بلکہ ان لوگوں نے اپنے پاس سے اُن کے اوپر الزام لگا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُس الزام کے سبب اُن پر عذاب الیم بھیج دیا۔ ہمارے ملک میں اکثر لوگوں کی رائے مختلف ہے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام سے جو (نعوذ باللہ) یا مصلحتاً لغزش اللہ پاک نے کروائیں تو لوگوں کو دکھانے کیلئے تھیں۔ اس کے علاوہ کوئی لغزش نہیں کرتے ہمیں بات سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں خود ہی انبیاء علیہم السلام سے لغزش کی نشاندہی کروا رہے ہیں اور پھر یہ بھی کہتے ہیں لغزش سے پاک ہیں ایسی بات کہتے ہیں۔ جو کسی کو ہضم نہیں ہوتی باتوں کو ملا جُلا کر پیش کرتے ہیں لیکن دلیل کوئی نہیں دیتے ٹال مٹول والی بات کرتے ہیں حالانکہ میں یہ بات قرآن پاک سے دلیل کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام لغزش نہیں کرتے۔ (دلیل نمبر ۱) قرآن پاک میں ایک جگہ آیا ہے کہ اے محمد ﷺ آپ ان کی طرف یا ان کی باتوں پر مائل ہونے ہی والے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہوتا۔ (پ ۵۔۴۔۱۱۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی ایسا واقعہ ہونا ہے تو اللہ پاک کسی نہ کسی طرح اپنے انبیاء کو صاف صاف ہر لغزش سے پہلے محفوظ کر لیتے ہیں (دلیل نمبر ۲) حضرت یوسف علیہ السلام کو جب عورت نے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تو اللہ پاک نے اپنی تدبیر سے ان کو بچا لیا ورنہ گناہ کا اندیشہ تھا۔ (دلیل نمبر ۳) حضرت مریم علیہ السلام پر بہتان لگانے کی کوشش کی گئی تو اللہ پاک نے تدبیر کے ساتھ ان کو پیغام دے دیا۔

کہ آپ کو جو بھی پوچھنا ہے آپ اس لڑکے سے پوچھیے تو لوگوں نے مذاق اڑانا شروع کر دیا لیکن پھر جب حضرت مریمؑ کے اشارہ پر لوگوں نے بچے سے پوچھا۔ تو فوراً بچے نے جن کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہے بڑے عقلمندانہ انداز میں جواب دینا شروع کر دیا اور کہا کہ میں اللہ پاک کا بھیجا ہوا نبی ہوں اور مجھے کتاب انجیل عطا کی گئی ہے لوگ اس بات سے حیران ہو گئے اسطرح حضرت مریم علیہ السلام کی عزت و توقیر میں اضافہ ہوا کیونکہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں اور انہیں بچپن سے ہی نبوت حاصل ہوتی ہے (دلیل نمبر ۴) حضور پاک ﷺ جب (مکہ/ مدینہ) طائف کی بستی کی طرف تبلیغ کیلئے گئے اور وہاں کے سرداروں سے بات چیت کر رہے تھے تو ایک نابینا شخص حضور پاک ﷺ کے متعلق پوچھتا پوچھتا وہاں پہنچ گیا حضور پاک ﷺ وہاں کسی مکان کے اندر بات چیت کر رہے تھے جب نابینا شخص آیا تو اس وقت باہر گیٹ یا دروازے پر جوان لوگوں کا خاص آدمی پہرہ دے رہا تھا اُس شخص نے اس نابینا شخص کو کہا کہ تو کدھر جا رہا ہے اور غصے سے اس پر برس پڑا جبکہ حضور پاک ﷺ اندر تشریف فرما رہے تھے پھر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور حضور پاک ﷺ کو متوجہ کیا کہ جن کے ساتھ آپ بات چیت کر رہے ہیں یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں بلکہ اس طرف توجہ فرمائیں جو شخص آپ کی خوشبو سونگھتا ہوا آپ کے پاس پہنچ گیا ہے ہمارے لوگوں نے یہاں پر یہ کہا کہ حضور پاک ﷺ اس نابینا شخص کے ساتھ ترش رو ہوئے حالانکہ وہ تو رحمتہ اللعالمین ہیں وہ کیسے کر سکتے ہیں اگر کر سکتے ہوتے تو طائف کی بستی پر جب آپ کے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا اور مارا گیا اُس وقت کہتے لیکن اُس وقت بھی آپ نے یہی کہا کہ یہ مجھے نہیں جانتے شاید ان میں سے دوسرے لوگ جو بعد میں آنے والے ہیں ایمان لے آئیں۔ ایسی بہت سی آیات ہیں اگر اُن کا ترجمہ عربی علوم کے مطابق کیا جائے تو بہت فرق ظاہر ہوگا یہ آیت ایک مکالمہ کی صورت میں نازل ہوئی ہے اور اس آیت کا پہلا حصہ اُس آدمی کے لیے تھا جو باہر دربان کی صورت میں کھڑا تھا لیکن لوگوں نے اُسے نبی پاک ﷺ کے نام سے منسوب کر دیا۔ لوگوں نے نادانی سے بات کہنا شروع کر دی حالانکہ ہمارے

نبی ﷺ رحمتہ للعالمین ہیں آپ ہرگز ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ دوسری آیت کا ترجمہ آپ کے اخلاق اعلیٰ نمونہ ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کے اخلاق پر قدغن لگائی جائے۔

قرآن پاک کی ایک آیت ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے پیغمبر ہماری نسبت کوئی بھی بات اپنے پاس سے شامل کرتے اور ہم ان کی شہ رگ (نعوذ باللہ) کاٹ دیتے اصل بات تو یہ ہے جس علم کے بارے میں سمجھ نہیں آتی تو اُسے جھٹلا دیتے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کی باتیں ہیں جو پہلے لوگوں میں سے بھی تھے اور اس طرح کے بہت سے لوگ قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور اس وقت بھی موجود ہیں۔

کیا یہ دلیلیں کافی نہیں ہیں اگر آپ لغوی معنی لیں گے تو بہت سی مشکلیں پیش آئیں گی کیونکہ پارہ نمبر 16 سورہ نمبر 20 آیت نمبر 10 جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی فیملی سے کہا کہ آپ یہاں رکیں میں نے ایک آگ دیکھی ہے اور آپ کے لیے بھی لیکر آتا ہوں تا کہ آپ بھی آگ تاپیں۔ اگر آپ صرف اس بات پر اتفاق کریں گے کہ عربی علوم جاننے والے ہی قرآن کو سمجھ سکتے ہیں تو پھر اس آیت کا ترجمہ آپ کو سوچنے پر مجبور کرسکتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ متشابہ آیت ہے۔ اس لیے اس سے مراد کچھ اور ہے۔ (پ۳۔۲۔۲۶۹) (حکمت و دانائی)

مفہوم: یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہم السلام کو متوجہ کرنے کے لیے وحی کی اور نور کی تجلی دکھائی اور پھر اپنی فیملی کو کہا کہ آپ یہاں انتظار کریں میں آپ کے لیے وہاں سے اللہ تعالیٰ کا پیغامِ ہدایت لے کر آتا ہوں اور آپ بھی اس سے مستفید ہونا۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے نبی آخر الزماں نے خطبہ حجتہ الوداع میں کہا تھا کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ عجمی کو عربی پر بلکہ اس کا معیار خشوع خضوع کے ساتھ ذکر و تسبیحات خداوندی پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا کرے۔

ترجمہ: اس طرح کی کچھ آیات ہیں جو متشابہات ہیں جن کا مفہوم کچھ اور بنتا ہے قرآن کے سمجھنے کے لیے اللہ کی طرف سے کچھ عطا ہونا ضروری ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے علم سے نوازتا ہے اور حکمت اور دانائی عطا کرتا ہے۔ (عطاالرحمٰن)

حضرت یونس علیہ السلام

ترجمہ: اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے) والے (یونس) کی طرح نہ ہونا کہ انہوں نے پکارا اور وہ غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔ 29،68،48

ترجمہ: اگر ان کے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے۔ اور اُن کا حل ابتر ہو جاتا۔ 29،68،49

ترجمہ: پھر ان کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے نیکوں کاروں میں کر لیا۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ترجمہ: اور یہ (کتاب) تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔

ترجمہ: اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اس کو جھٹلانے والے ہیں۔

ترجمہ: یہ کافروں کے لیے باعث حسرت بھی بنے گی۔ (29، 69، 48-50)

ترجمہ: جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔ اس وقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اٹھائی پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ (قابل) ملامت (کام) کرنے والے تھے۔

ترجمہ: پھر اگر وہ پاکی بیان نہ کرتے۔

ترجمہ: اُس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اُسی کے پیٹ میں رہتے۔

ترجمہ: پھر ہم نے اُن کو جب کہ وہ بیمار تھے فراخ میدان ڈال دیا۔ اور اُن کے پاس کدو کا درخت اُگا دیا۔ پارہ نمبر 23 سورۃ 37 آیات نمبر 140 to 165 صفحہ نمبر 615

ترجمہ: کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اُس کا ایمان اُسے نفع دیتا۔ ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائی تو ہم نے دُنیا کی زندگی میں اُن سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک اُن کو بہرہ مند رکھا۔ پارہ نمبر 11 سورۃ 10 آیات نمبر 98 صفحہ نمبر 287

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ

أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ: ذوالنون جب وہ غصے کی حالت میں چل دیے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار ہوں۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 87 صفحہ نمبر 445

ترجمہ: تو ہم نے اُن کی دُعا قبول کر لی اور اُن کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اس طرح نجات دیا کرتے ہیں۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 88 صفحہ نمبر 445

واقعہ حضرت یونس علیہ السّلام

اگر لفظ بالفظ قرآن پاک کا ترجمہ اُردو زبان میں کیا جائے تو بہت سے واقعات ایسے ہیں جن کی تشریح کرتے وقت وہ الفاظ کسی اور طرف اشارہ کرتے ہیں اور اصل مقصد سے انسان دور چلا جاتا ہے تقریباً سبھی قرآن پاک کا ترجمہ کرنے والوں نے حضرت یونس علیہ السّلام کی لغزش ظاہر کی ہے اسطرح (نعوذ باللہ) حضور پاک ﷺ کی لغزش کو ثابت کیا گیا ہے حضرت یعقوب علیہ السّلام کو لاعلم تصور کیا گیا آدم علیہ السّلام کی لغزش قرار دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو لغزش کا موجب بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دُعا کرنے کی لغزش ظاہر کی گی۔ گویا ہر پیغمبر کی لغزش کو مصلحتاً لغزش کہا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام لغزش سے پاک ہوتے ہیں انسان سمجھ نہیں پاتا۔ لغزش ظاہر بھی کرتے ہیں اور پھر یہ بھی کہتے کہ پیغمبروں سے یہ مصلحتاً لغزش کروائی گئی۔ یعنی (نعوذ باللہ) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کوئی اس پر بات کرنے کو تیار نہیں جب کہ ہم قرآن پاک کو ساری کائنات کا حل بھی سمجھتے ہیں۔ میرا دل بھی یہی کہتا ہے کہ کوئی بھی پیغمبر یا۔ رسول یا نبی لغزش سے مبّرا ہوتے ہیں ان کے جوابات قرآن پاک میں موجود ہیں عربی زبان بہت سے ملکوں میں مختلف بولی اور سمجھی جاتی ہے شاید اس وجہ سے ترجمہ کرنے والوں نے کچھ کچھ تبدیلی کی ہے اسکے مفہوم کی طرف سے کسی کا دھیان نہیں جاتا کہ اصل کیا ہے وہ آیت کس کے لیے اتاری گئی اس میں

کونسے لوگ شامل ہو سکتے ہیں کیا یہ سبھی لوگوں کیلئے ہے یا کس قسم کے لوگوں کے لیے آیات آئی ہیں۔ جب تک آپ اس کے مفہوم نہیں سمجھیں گے اس وقت تک آپ بھٹکتے رہیں گے جب حضرت یونس علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا گیا ہر قوم میں چند ہی لوگ ایمان لاتے ہیں باقی لوگ یا تو توجہ نہیں دیتے یا اس طرف جانا نہیں چاہتے۔ ایسا ہی ان کی قوم نے کیا۔ جب حضرت یونس نے انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی بات نہ مانی لیکن چند لوگ جو حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور انہیں یہ معلوم تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا طریقہ کار ہے کہ اپنے انبیاء علیہم السلام کو جب کسی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے تو ایک عرصہ تک پیغمبر لوگوں کو ہدایت اور اپنی اپنی کتابوں اور صحیفوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا پیغام حق اور رسالت کی عزت و توقیر کو تبلیغ کے ذریعے پہنچا دیتے اور ان میں سے بعض ایمان لے آتے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور جو ایمان لے آتے اُن کے لیے دُعائے بخشش مانگتے رہتے دُعا کا مانگنا اپنے لیے اور لوگوں کے لیے ایک رحمت کی نشانی میں سے ہے۔ اور جب بضد ہو جاتے اور نوبت اس نہج پر آتی کہ وہ نبیوں کو (نعوذ باللہ) مارنے یا قتل کرنے کے لیے اکٹھے ہو جاتے پھر انبیاء علیہم السلام اپنے اور ان کے لیے ایک اٹل فیصلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرتے۔ اس طرح 3 دن تک انہیں خاص مہلت دی جاتی کہ وہ ایمان لے آئیں۔ ورنہ عذاب کی نوید ان گمراہ لوگوں تک پہنچا دی جاتی اور پیغمبر اپنا رستہ علیحدہ کر لیتے۔

پہلے سبھی انبیاء علیہ السلام کی طرف سے ایسا ہوتا آیا ہے کہ تین دن تک اُس قوم کو مہلت دی جاتی تھی لیکن جب تیسرا دن آتا تو اُس دن عذاب کی نشاندہی ہو جاتی تھی اور وہ قوم اس عذاب میں مبتلا ہو جاتی تھی حضرت یونس علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہی وعید سنائی لیکن چند لوگ جو ان پر ایمان لا چکے تھے انہیں حضرت یونس علیہ السلام نے وہ تسبیح

خاص بتادی تھی کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت مانگ لیں گے تو عذاب کی کیفیت ٹل جائے گی اور میرا اور آپ کا ساتھ اب ممکن نہیں رہا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں اور حضرت یونس علیہ السلام نے دریا کا راستہ اپنایا اور قوم سے علیحدہ ہوگئے لیکن جو لوگ نیک تھے انہوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ جب تیسرے دن دیکھا کہ حضرت یونس علیہ السلام قوم میں موجود نہیں ہیں اور پھر انہوں نے وہی ورد کرنا شروع کر دیا جو حضرت یونس علیہ السلام نے نیک بندوں کو بتایا تھا یعنی لاالہ الا اللہ انت سبحانك انی کنت من ظلمین اور انہوں نے برے اعمال جو کیا کرتے تھے چھوڑ دیئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کچھ دیر تک اس عذاب کو ٹال دیا لیکن چونکہ حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو اس سے پہلے ہی چھوڑ چکے تھے اور اپنا راستہ لے چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت اور رسائی ان سے پوشیدہ رکھی جب حضرت یونس علیہ السلام دریا میں کچھ لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تو چونکہ وہ آخر پر آئے تھے تو کشتی دریا کے وسط میں جب پہنچی تو انہوں نے کہا کہ کشتی ڈوب رہی ہے لہٰذا کسی ایک آدمی کو نیچے اترنا پڑے گا تو صاف ظاہر ہے جو بعد میں آنے والا ہوتا ہے اُسی کو اتارا جاتا ہے لیکن ان سب کے درمیان یہ طے پایا جس کا قرعہ نکلے گا اسے کشتی ہر صورت چھوڑنی پڑے گی کیونکہ اس وجہ سے دوسرے لوگوں کی جان بچ جائے گی۔ تو جب تین دفعہ قرعہ نکالا گیا تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام ہی ظاہر ہوا تو انہیں کشتی سے علیحدہ ہونا پڑا چونکہ اللہ پاک کی باتیں حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ اور اللہ پاک حضرت یونس علیہ السلام کو کچھ عرصہ کے لیے حکمت سے اُن کی قوم سے علیحدہ رکھنا چاہتے تھے اس لیے جیسے ہی وہ کشتی سے اترے تو ایک بہت بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتے تھے حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین سال تک عبادت کرتے رہے اور پھر مچھلی نے انہیں دریا کے کنارے پر کہیں دور نکال دیا اور مچھلی کے پیٹ میں غذا نہ کھانے کے سبب آپ لاغر ہوگئے اور اللہ پاک نے آپ کے نزدیک ایک خربوزہ اور تربوز (کدو) کی

بیل پیدا کر دی اور ایک بکری آپ کے پاس آتی اور آپ کو دودھ پلاتی جب آپ صحت یاب ہوئے اور واپس اپنی قوم کی طرف پرانی جگہ پر جانے کا قصد کیا تو دیکھا کہ کسی قسم کا کوئی عذاب قوم کے اوپر نہیں آیا تھا اور کچھ قوم کے لوگوں کو پوچھا اور قوم والوں نے پہچان لیا کہ یہ حضرت یونس علیہ السلام ہی ہیں تو حالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ عذاب عنقریب دیکھ کر لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور برے اعمال ترک کر دیئے اور آپ کی بتائی ہوئی تسبیح کرنا شروع کر دی تو اللہ پاک نے ان پر عذاب ٹال دیا حقیقت یہی ہے جب آپ اللہ پاک سے اجتماعی معافی مانگ لیتے ہیں تو اللہ پاک معاف فرما دیتے ہیں اور اس طرح ان سے عذاب ٹال دیا گیا۔ نہ تو حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے رُوگردانی کی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بلکہ جو تسبیح آپ نے چند لوگوں کو بتلائی وہ اُن کے کام آئی اور اس طریقہ سے قوم ایک بڑے عذاب سے بچ گئی۔ اور یہ اللہ پاک کی حکمت تھی جسے کچھ دیر کے لیے حضرت یونس علیہ السلام سے بات کو پوشیدہ رکھنا مقصود تھا اللہ پاک جتنا چاہتے ہیں اتنا علم اپنے نبیوں یا پیغمبروں کو عطا کرتے ہیں یہ بات اللہ پاک کو ہی علم ہے ان کے علم میں کمی بیشی کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حکمت اور دانائی عطا کرے۔

حضرت یونس علیہ السلام

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ

○ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ○ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ○ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ○ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ○ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○

(140) جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔

(141) اُس وقت قرعہ ڈالا تو اُنہوں زک اٹھائی

(142) پھر مچھلی نے اُن کو نگل لیا اور (قابل) ملامت (کام) کرنے والے تھے۔

(143) پھر اگر وہ (اللہ کی) پاکی بیان نہ کرتے

(144) تو اُس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اسی کے پیٹ میں رہتے۔

(145) پھر ہم نے اُن کو جب کہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا۔

(146) ان پر کدو درخت اُگا یا۔

(147) ایک لاکھ کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔

(148) تو وہ ایمان لے آئے سو ہم بھی اُن کو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک رہنے کا فائدہ دیتے رہے۔

مفہوم: ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام اور لوگوں تک ایک بات واضح کرنا چاہتے تھے۔ کہ جب حضرت یونسؑ نے اپنے رب سے دُعا مانگی کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں کیونکہ میں ایک وقت تک ان کو توحید کا پیغام دیتا رہا اور بخشش کے طریقے بتائے لیکن ان لوگوں میں چند آدمیوں کے سوا کسی نے بات نہ مانی اور مجھے مارنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ اور پھر میں نے اپنا رستہ الگ کر لیا یہاں اس آیت کے دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب حضرت یونسؑ نے پکارا تو وہ غصے میں

بھرے ہوئے تھے۔ یعنی لوگوں کی بداعمالیوں اور تنگ نظر اور نافرمانیوں کی بدولت قتل کرنے کی طرح طرح کی کوششوں سے گزر رہے تھے اور اپنے رب کی مدد کے طلبگار رہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو آزمائش سے گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کو دل کی بات کو ہم تک پہنچایا کہ حضرت یونسؑ خیال کرنے والے تھے۔ کہ ہم اس بڑے ہجوم کی حالت میں لوگوں پر غلبہ نہیں پاسکیں گے۔ اس لیے وہاں سے چل دیئے۔ حالانکہ اللہ اپنے نبیوں کو خوب جانتے ہیں اور لوگ انھیں مارنے کی کوشش میں ان کے پیچھے بھاگے حضرت یونسؑ نے اپنے خون الودہ کپڑے ایک درخت کے خول میں ڈال دیئے اور اللہ نے انھیں اپنے نور کی حالت میں کسی دوسری جگہ منتقل کردیا اور بعد میں ان کی دنیا کی مدت پوری کرکے اپنے پاس بلالیا یہ آپ کی آخری عمر کے چند حالات تھے جیسے ہر شخص کو موت کے انتقال کرنا ہے۔

آیات کا مفہوم بیان کیا جارہا ہے

جب قرعہ ڈالا گیا تو تین بار حضرت یونس علیہ السلام کا نام پر آیا کہ وہ کشتی سے اُتر جائیں چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خاص سمت لے کر جانا چاہتے ہیں۔ اس لیے ایسا ہوا چونکہ کچھ کام اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے بھی پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے اور یہاں پر ایک خاص بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ (قابل) ملامت (کام) کرنے والے ہی تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہوئے اور دل میں جو خیال آیا اُس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خیال یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی نہیں مانتے تو کیوں نہ میں ان میں سے کسی دوسرے کو کشتی سے اُٹھا کر باہر پھینک دوں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں مچھلی کے پیٹ میں لے کر جانا چاہتے تھے۔ تو حقیقت میں جو دل میں بات آئی تھی اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ قابل ملامت کام کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کشتی سے پانی میں چھلانگ لگائی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرمارہے تھے کہ اگر وہ ہماری یاد سے غافل ہوجاتے تو ہم اُن کو اُس وقت تک کہ لوگ دوبارہ قبروں میں سے اُٹھائے

جائیں گے مچھلی کے پیٹ میں ہی رہنے دیتے لیکن یہ کبھی ہو سکتا ہی نہیں۔ کہ وہ ہمیں یاد نہ کرتے لہٰذا میرے ایک مقرر وقت تک ہی مچھلی کے پیٹ میں رہے جو کہ ان لوگوں سے آپ کو پوشیدہ رکھنا مقصود تھا لہٰذا جیسے ہی وہ وقت ختم ہوا تو اللہ پاک نے مچھلی کو حکم دیا کہ آپ اُسے کنارے میں کسی کھانے والی جگہ کے قریب ڈال دیں لہٰذا ایسا ہی ہوا۔ جہاں مچھلی نے اتار وہاں اللہ تعالیٰ نے کدو کی بیل کے قریب نکال دیا۔ اِب یہاں پر ایک کدو کی بات ہو رہی ہے کیونکہ یہ متشابہ آیت ہے اس کا مفہوم یہ ہوگا ایک ایسی چیز جو کدو کی مانند ہے۔ لیکن کھانے میں مٹھاس ہے۔ اور مکمل غذائین رکھتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں یعنی جسے ہم خربوزہ اور تربوز کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام کی جانب اُگائی گئی تا کہ اُن کی صحت بحال ہو جائے اور پھر دوبارہ اُنہی لوگوں کی طرف بھیجا گیا جن کی تعداد ایک لاکھ سے تجاویز کر گئی تھی۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں اور وہاں کے حالات دوبارہ معلوم کریں۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لوگ قائم دائم ہیں کوئی عذاب نازل نہیں ہوا اور کچھ لوگوں سے پوچھا اور دل میں خیال کیا کیونکہ ان پر عذاب آنے والا تھا کچھ لوگ ان کو مارنے کیلئے تلاش کر رہے تھے۔ انہی لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو پہچان لیا اور اُن کی عزت افزائی کی اور معلوم ہوا کہ جو آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا حکم کر چکے تھے وہ ہمارے کام آئی۔ تمام لوگوں نے اجتماعی مغفرت مانگی اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا شروع کر دی اور ہم نے اُن کے لیے کچھ وقت تک کے لیے اس دنیا میں انہیں بہت سی اضافی نعمتوں سے بہرہ مند کیا۔ تو اللہ پاک نے ان پر ایک مدت تک اپنا عذاب ٹال دیا۔ جیسا کہ ہمارے لوگوں میں زلزلہ کی صورت میں اجتماعی دُعا مانگتے ہیں۔

عطاالرحمٰن شادباغ

عَبَسَ وَتَوَلّٰی

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں۔ پارہ نمبر 29 سورۃ 70 آیات نمبر 32 صفحہ نمبر 788

ترجمہ: کہہ دو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کیلئے دو دو اور اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو تمہارے رفیق کو مطلق سودا نہیں وہ تو تم کو عذاب سخت سے پہلے ڈرانے والے ہیں۔ پارہ نمبر 22 سورۃ 34 آیات نمبر 46 صفحہ نمبر 589

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 107 صفحہ نمبر 447

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ

کیوں نہیں میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئیں تھیں۔ مگر تو نے اُن کو جھٹلایا اور شیخی میں آ گیا اور کافر بن گیا۔ پارہ نمبر 24 سورۃ 39 آیات نمبر 59 صفحہ نمبر 635

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

ترجمہ: جو لوگ اس کے بعد اللہ پر جھوٹ افتراء کریں تو ایسے لوگ ہی بے انصاف ہیں۔
پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 94 صفحہ نمبر 80

واقعہ ایک نابینا شخص کا۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰی (آیت)

ایک دفعہ حضور پر نور ﷺ تبلیغ کے سلسلہ میں ایک مرتبہ مکہ یا مدینہ کے قریب و جوار گئے اور وہاں کے بڑے بڑے لوگوں سے کچھ مناظرہ کی صورت حال تھی۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ یہ جو بڑے بڑے لوگ ہیں ان کو اسلام کی طرف راغب کیا جائے تو اس وجہ سے آپ اس طرف متوجہ تھے کہ ایک نابینا شخص عبداللہ ابن ام مکتوم حضور پاک ﷺ کے بارے میں پوچھتا ہوا آ گیا چونکہ حضور پاک ﷺ اس وقت اندر کسی ہال روم میں مصروف تھے تو باہر جو

دربان تھا یعنی چوکیدار کسی آدمی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس نے جب نابینا شخص کو دیکھا تو اُسے روک لیا گیا۔ ویسے بھی اس کے کپڑے میلے کچیلے تھے اور اس کا رویہ اس نابینا شخص کے ساتھ اچھا نہ ہوا۔ لیکن چونکہ حضور پاک ﷺ تو اندر دوسروں سے محو گفتگو تھے لیکن اللہ پاک نے وحی کے ذریعے حضور پاک ﷺ کو بتادیا کہ ایسا ایک شخص آپ کو ملنے آیا ہے تو آپ اُس کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک لیا جاتا کہ ابھی آپ سے گفتگو کرنا باقی ہے۔ تو اللہ پاک نے حضور پرنور ﷺ کو وحی کے ذریعے بتایا کہ آپ کی توجہ اس طرف ہے حالانکہ یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور آپ اس نابینا شخص کی طرف توجہ دیں جو اتنی دور سے چل کر آپ سے کچھ سیکھنے کے لیے آیا ہے۔ اصل ان آیات کا مفہوم یہ بنتا ہے لیکن بہت سے علمانے یہاں پر کچھ ترجمہ ایسا کیا ہے کہ آپ ﷺ اس نابینا شخص کے ساتھ ترش رو ہوئے اور کہا کہ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔ حالانکہ حضور پاک ﷺ تو رحمتہ اللعالمین ہیں وہ ایسی بات نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ پاک نے خود قرآن مجید میں کہا ہے کہ آپ اخلاق کے اعلیٰ ترین نمونہ ہیں اور آپ جو کہتے ہیں وہ اپنی مرضی سے نہیں کہتے بلکہ آپ ہر بات وہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کی سند اللہ پاک نے قرآن پاک میں نازل کردی ہے پھر یہ کس طریقہ سے اس آیت کا رُخ حضور پاک ﷺ کی طرف موڑتے ہیں۔ یہ تو نبی پاک ﷺ کی شان کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں بہت سی آیات آچکی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی قوموں کو اس لیے سزا دی کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا اور تکذیب کی جس کے سبب اُن پر عذاب نازل ہوا لوگ ان آیات پر غور کیوں نہیں کرتے اندیشہ اس بات کا ہے کہ ہم ایمان لانے والے ہیں یہ نہ ہو کہ ہمیں خبر بھی نہ ہونے پائے کہ ہمارے سب اعمال ضائع کردیے جائیں۔ اس سبب کہ ہم نے غور وفکر کیوں نہ کیا۔ اور ہم اپنی اصلاح کرتے اور دوسروں تک صحیح بات پہنچاتے۔ جیسا کہ آیت ہے کہ حق و باطل کے ساتھ نہ ملاؤ۔ یہ ایک شرک اور کبیرہ گناہ ہے ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے۔ لہٰذا آیت کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے ورنہ بے ادبی سے گناہ کبیرہ میں شامل ہونے کا

اندیشہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خود اور دوسروں کو صحیح سمت کی طرف لے کر جائیں چونکہ ہم قرآن کو پڑھتے بھی ہیں لیکن اُن آیات کو مدنظر نہیں رکھتے ورنہ ایسی کوتاہی کبھی نہ کریں۔ لوگوں کو زبردستی قرآن پاک کی آیات کے خلاف مجبور کیا جاتا ہے اگر غلط عقائد رکھتے ہوئے کچھ لکھیں گے اور یا مشہور کردیں گے تو آخرت کے دن ہم کیا جواب دیں گے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن پاک کی آیت اور نبی پاک ﷺ کے اوصاف کو مدنظر رکھیں۔ پھر ایسی غلطی نہیں ہوسکتی۔ چونکہ یہ آیت ایک مکالمہ کی صورت میں سورت نازل ہوئی ہے جو دو سے زائد اطراف کی جانب نشاندہی کرتی ہیں۔ اور اُس میں لوگوں کے لیے بہت زیادہ ازمائش ہے۔ ان آیات کا ترجمہ کرتے وقت ہمیں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کسی بھی آیت کا غلط مطلب اُخذ کرنا اپنے ایمان کو ضائع کرنے کے مترادف ہیں۔ چونکہ قرآن پاک مکمل حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سبھی آیات اُن کے لیے نازل کی ہیں۔ بلکہ یہ تمام قوموں کے لیے نازل ہوا ہے۔ اور اُس کے نازل ہونے والی آیات کو غلط جگہ پر چسپاں کرنا اور اُن چیزوں کا غلط مفہوم ظاہر کرنا گناہوں میں اضافہ کرتا ہے۔ ان پر غور کرنا ہمارے سبھی کے لیے بہتر ہوگا۔ ورنہ ہر آدمی اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا۔ جہاں کوئی اُن کی مدد کے لیے تیار نہیں ہوگا سوائے اللہ اور اُس کے رسول اگر آپ ہی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر جھوٹ افتراء کریں گے تو اُس وقت کون آپ کی مدد کرے گا۔ بلکہ آپ خود مجرم ہونگے اُس کی وہاں دُعا قبول نہیں ہوگی۔ دُعا اور معافی کے لیے ابھی وقت ہے۔ اس دنیا میں اپنی سمت درست کرنا عقل مندی کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو صحیح سمجھ عطا کریں اور دین پر قائم رہنے کی توفیق عطا کرے۔

آمین (عطاالرحمٰن)

دجال کی فتنہ انگیزی

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ [154:3] اگر تم اپنے گھروں پر بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا تب بھی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے

پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 154 صفحہ نمبر 86

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ [34:7]

اور ہر فرقے (قوم) کے لیے (موت کا) ایک وقت مقرر ہے جب وہ آجاتا ہے نہ تو ایک گھڑی دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی۔ پارہ نمبر 8 سورۃ 7 آیات نمبر 34 صفحہ نمبر 201

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ [20:45] یہ قرآن لوگوں کے لیے دانائی کی باتیں ہیں۔ اور جو یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت رحمت ہے۔

پارہ نمبر 25 سورۃ 45 آیات نمبر 20 صفحہ نمبر 684

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے) اللہ نے اس کو گمراہ کر دیا اور اُس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور اللہ کے سوا کون راہ پر لا سکتا ہے۔ تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

پارہ نمبر 25 سورۃ 45 آیات نمبر 23 صفحہ نمبر 684

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

هُمْ رٰكِعُوْنَ [55:5] تمہارے دوست تو اللہ اور اُس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور جھکتے ہیں۔ پارہ نمبر 6 سورۃ 5 آیات نمبر 56 صفحہ نمبر 150

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ○ بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے

پارہ نمبر 30 سورۃ 85 آیات نمبر 12 صفحہ نمبر 824

وَ قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ○ اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں دو دفعہ فساد مچاؤ گے۔ اور بڑی سرکشی کرو گے۔ پارہ نمبر 15 سورۃ 17 آیات نمبر 4 صفحہ نمبر 375

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ [5:101] اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ پارہ نمبر 30 سورۃ 101 آیات نمبر 5 صفحہ نمبر 840

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○ یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں۔

پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 96 صفحہ نمبر 446

دجال کے فتنے کے بارے میں علامات

دجال کے بارے میں بہت سے لوگوں نے لکھا ہے لیکن پھر بھی مجھے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تاکہ لوگوں کی رہنمائی ہو سکے ویسے تو ایک بچہ جس کی ایک آنکھ اور وہ بھی منہ کے اوپر ماتھے کے درمیان میں ہے اور ناک بالکل ہے ہی نہیں اور وہ بچہ اسرائیل میں پیدا ہوا ہے۔ اور وہاں کے لوگ اور کچھ باہر کے لوگ اُسے دجال کا نام دے رہے ہیں۔ لیکن دیکھا جائے تو ایک عام طرح کا بچہ ہے۔ صرف اُس کی آنکھ ایک ہی ہے۔ اور جو یہودیوں کے گھرانے میں یا عسائیوں کے گھرانے میں پیدا ہوا ہے تو اُس کے عقائد بھی کافروں والے ہی ہونگے لیکن دجال تو ایک ایسی قوت شو کر رہا ہے۔ کہ جس کے آگے تمام لوگ بے بس ہونگے اس کا مطلب یہ ہے کہ مجموعی طاقت ہو گی جو کہ پہلے ہی دنیا میں موجود

ہے اور ہر عمل اُس کے مطابق ہو رہا ہے۔ دجّال کیا ہے اور اس کے بارے میں لوگوں کا تصور کیا ہے۔ عام طور پر ہر آدمی ان چیزوں کے بارے میں جاننا تو چاہتا ہے لیکن اس کے لیے نہ تو کسی کے پاس کوئی تحقیق ہے اور نہ ہی اُسے اس نظریہ کے مطابق سمجھا ہے ان چیزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث وغیرہ کا علم بھی ایسا ہے کہ عام آدمی کی پہنچ اس تک نہیں کچھ چیزوں کا بیان کرنے میں انداز بدل جاتا ہے۔ سب سے پہلے میں اس بات کو آگے لاؤں گا جو لوگ اس وقت سمجھتے اور خیال کرتے ہیں کہ ایسا ہوگا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا میں کوئی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا وہ بہت بڑی جسامت والا ہوگا اور اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی اور ماتھے پر کافر کا نشان ہوگا اور ان پڑھ اور پڑھے لکھے لوگ اُسے پہچان جائیں گے۔ یہ ایک ایسی کہانی ہے جو دین کے ساتھ مذاق کرنے والی بات ہوگی اور لوگ اس عجوبہ تصور کو لیے بیٹھے ہیں اور اپنی مستی میں مدہوش کسی کی بات سننا گوارہ نہیں کرتے۔ اللہ پاک ہمیں دین کے مطابق اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا کرے۔

دجّال کا فتنہ

میں یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس وقت ایسا شخص نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی ہو گا۔ یہ چیزیں بہت ہی بامعنی چیزیں ہیں جن کے مفہوم اخذ کیے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کی اصلاح کی جاسکے۔ دجال کے لفظی معنی دھوکہ فریب یا ایسی قوت جو آپ کو شعبدہ بازی دکھائے یا جادو کی طرح کا ایسا کام ہو جو عام طور پر نہ ہو سکے۔ وغیرہ وغیرہ لہذا یہ ایک دجّالی قوت کا نام ہے۔ پہلے تو ایسا شخص کا ہونا ناممکن پھر اس کی دائیں آنکھ کا کانا ہونا پھر اس کے ماتھے پر کافر کا نشان ہونا سب غلط ہے۔ بلکہ دائیں آنکھ کا نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کا دیکھنے اور عمل کرنے کا زاویہ باطل ہوگا یعنی کہ بالکل اللہ تعالیٰ کے فطرتی قانون اور اس کے احکامات کے منافی سوچ رکھتا ہوگا۔ اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ کرے گا اور اس کی ہر سوچ اور عمل اللہ تعالیٰ کے احکامات کے منافی ہوگا اور اس کے اندر اتنی طاقت ہوگی

کہ وہ ایمان والے یا کمزور ایمان والے لوگوں کے ارادوں پر قبضہ کرے گا اور اپنی بات کو زبردستی منوائے گا ورنہ اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو طرح طرح سے اذیت دے گا اور قتل کرے گا۔ کافر کا نشان سے مراد ان کا ہر عمل خدا اور اس کے رسول کے خلاف جائے گا اور لوگ اس کی دہشت کے سبب اپنی زبانیں بند کر دیں گے ورنہ ان کے ہاتھوں اسے کافی پریشانیاں اٹھانی پڑیں گی۔ وہ دجالی قوت کونسی ہے اور کیسے پروان چڑھے گی اگر آپ بظاہری اپنے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لیں تو بہت ساری آپ کو چیزیں ملتی نظر آئیں گی جو اس سلسلے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مثلاً ان کا پہلا حملہ یہ ہے کہ ہر انسان کو نیک عمل سے روک دیا جائے ان کی بہت سی ایجادات صرف اس لیے کی گئی ہیں جو ایک مسلمان کو اس کے عمل سے روکنے کے لیے مفید ہو رہی ہیں اور لوگوں کے اندر بہت مقبول بھی ہیں اور وہ ہر مسلمان کو اس کے نیک عمل سے روک رہی ہیں مثلاً ٹیلی فون، ٹیپ، کمپیوٹر اور ٹیلی ویژن کا بے جا استعمال اور فضول خرچی اور بہت سارے نقصانات جن کا نام لینا بھی حرام اور خدا کی رحمت سے محروم کر دیتا ہے لیکن اس میں چند فوائد بھی ملتے ہیں لیکن اس کا فائدہ نہیں لیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے ہماری پوری قوم دین سے دور ہوتی جا رہی ہے کیونکہ ماں باپ نے ان بچوں کی پرورش جیسے کرنی چاہیے تھی نہیں کی کیونکہ ان کی اپنی پرورش میں دین شامل نہیں تھا اور رزق کی فراغت نے ان کے اندر کچھ شرم وحیا جو تھی اس کا جنازہ نکال دیا اور آہستہ آہستہ ان مادی غیر ضروری اشیاء کے لیے اور علم حاصل کرنے کی جستجو کو ختم کر دیا حتی کہ ہم نے بڑے فخر سے غیر شرعی احکامات کی تائید کی اور ٹیلی ویژن نے کئی ایسے پروگرام نشر کرنا شروع کر دیئے جس کی ممانعت ہونی چاہیے تھی۔ اور وہی پروگرام کو ٹیپ / کمپیوٹر کے ذریعے گھر گھر پہنچا دیا گیا اور اب ان کمپیوٹر کے ذریعے گھر گھر میں فتنہ برپا ہو چکا ہے اور حقیقت میں یہ ایجادات شیطان اور اس کے حواریوں کی ایک بہت بڑی جیت ہے۔ اب ہر آدمی یہی کہتا ہے کہ اس کے پاس ٹائم نہیں ماں باپ ان کی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے دن

رات بغیر تمیز کے حلال وحرام رزق کے حصول کے لیے ذلت اور رسوائی کے مرتکب ہورہے ہیں لیکن جب عمر کا ایک بڑا حصہ ضائع کر بیٹھتے ہیں اور سوچ تقسیم ہوتی ہے تو کچھ لوگ دین کی طرف مائل ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ اسی ڈگر پر دنیا سے چلے جاتے ہیں ایسی زندگی کا کیا فائدہ جب انسان کچھ کرنا چاہتا ہے لیکن کر نہیں سکتا کیونکہ اس کی صحت اس کا ساتھ نہیں دیتی چل پھر نہیں سکتا گویا اس نے اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا اہتمام کیا ہوا ہے اصل میں انسان جس چیز کا طلب گار ہوتا ہے وہی چیز اسے ملتی ہے اگر وہ آدمی اللہ تعالیٰ کا طلب گار ہوتا تو اللہ پاک ضرور اسے ہدایت کا راستہ عطا کرتے نبی پاک ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی سوچ عطا کرتے۔ قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے کہ اگر تم ایمان والے بننا چاہتے ہو تو میرے نبی پاک ﷺ کی اتباع کرو۔ وہی امتی ہوگا وہی مسلمان ہوگا دجالی قوت کی ان ایجادات کو اس قدر کمزور ایمان والوں نے اہمیت دی ہے کہ لوگوں نے ان دجالی قوت کو (نعوذ باللہ) خدا کی طرح پوجنا شروع کر دیا ہے اور اس کی پرستش صبح وشام ہوتی رہتی ہے اور یہ حرام کاموں کے بڑے دروازے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا دجال شام اور عراق ملک کے درمیان سے ظاہر ہوگا اگر آپ اپنے اِردگرد کے حالات پڑھتے اور سنتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شام اور عراق ملک میں کس کس نے تباہی پھیلائی ہے اور اس کے آس پاس کے ملک کتنے بے بس دکھائی دیتے ہیں اصل میں کچھ ملک دجالی قوت کی سرپرستی کر رہے ہیں اور ان دجالی قوت کا سرغنہ امریکہ ہی ہے اس نے اپنے ساتھ اپنے جیسے کثیر لوگوں کی جماعت بنائی ہوئی ہے مختلف ملکوں پر چھائے ہوئے ہیں اور انہوں نے ورلڈ آرڈر کے حکم جاری کیے ہوئے ہیں دوسرے لفظوں میں آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ خدائی دعویٰ کیا ہوا ہے۔ لوگ ان کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ

دجال اپنے ساتھ جنت اور دوزخ مثل ساتھ لائے گا۔دوسری جگہ پر آگ اور پانی کا ذکر کیا ہے ساتھ لائے گا اور آس پاس کے ہر ملک میں پھیل جائے گا۔ان حدیث کا مفہوم بیان کرنا چاہتا ہوں ۔آگ اور پانی سے مراد یہ ہے کہ جس ملک میں بھی جائے گا بہت سی ٹیکنالوجی اس کی دسترس میں ہوگی اگر کوئی اس ٹیکنالوجی کو اپنے ملک میں متعارف کروائے گا تو وہ اسے دیکھ کر حیران ہو جائیں گے اور اس طرح ان ملکوں پر ٹیکنالوجی کے سبب ہر قسم کا قبضہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر کوئی اس چیز سے انکار کرے گا تو اس ملک کو مختلف طریقوں سے بنجر کر دیا جائے گا اور اگر کچھ مزاحمت کرے گا تو فوجی برتری کی وجہ سے اس ملک میں آگ اور خون کا کھیل کھیلے گا اور خون کی ندیاں بہا دے گا حتٰی کہ آپ اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکیں گے بلکہ آپ کے ایمان تک محفوظ نہیں ہونگے اگر آپ نے جہاد کرنے کی سوچی تو آپ کو فوراً اہلاک کر دیا جائے گا صرف ایک ہی حل ہے یا ایمان جائے یا جان جائے ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کو اپنانا ہوگا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا مثلاً جو دین کو سمجھنے والے لوگ ہونگے ان کو زبردستی دنیا سے کسی بھی طریقہ سے ختم کر دیا جائے گا یہ بھی ہو سکتا ہے ان کو قتل کروا دیا جائے اور یہ کھیل بہت پہلے کا شروع ہو چکا ہے کیونکہ دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے علما کو کسی نہ کسی طریقہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔چاہے نام کسی کا بھی لگا دیا جائے۔

(۲) جہالت بڑھ جائے گی۔اس سے مراد یہ ہے ایک تو ایسے لوگ جو دین کو ٹھیک طریقہ سے نہیں جانتے وہ حکومت سے مل کر اپنے آپ کو اس مقام تک لے جائیں گے۔اور ان سے دین کے بارے میں فتوے لیے جائیں گے۔اور دوسری بات دین کے پیروکار کم ہو جائیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو بہت سے طریقوں سے روکا جائے گا جیسا کہ شروع ہو چکا ہے۔

(۳) زنا اور شراب کا پینا عام ہو جائے گا۔ اس سے مراد آپ جانتے ہیں دونوں کام کرنے والوں کو حکومتی لیول پر سپورٹ مہیا کی جائے گی۔ اور لوگ اس طرف بھاگتے ہوئے جائیں گے۔ اور کوئی روکنے والا نہ ہوگا ان چیزوں کو عام کر دیا جائے گا یعنی کہ سر عام ٹی وی پر آپ دیکھ لیں گے۔

(۴) مرد کم ہو جائیں گے۔ اس سے مراد یہ ہے ایک تو تناسب پیدائش عورت زیادہ ہو گی۔ اور دوسری طرف نوجوان نسل کو کسی نہ کسی طریقہ سے مار دیا جائے گا یا دوسری دنیاوی لالچ کی بنا پر دوسرے ملکوں میں چلے جائیں گے اور جرائم پیشہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت کے اندر یہ پندرہ خصلتیں ظاہر ہونگی تو اس وقت بلائیں نازل ہونگی۔

(۱) مال غنیمت کو ذاتی طور پر خرچ کیا جائے گا

(۲) امانت کو غنیمت بنا لیا جائے گا

(۳) لوگوں کو مطمئن کرنے کیلئے دین کا علم حاصل کیا جائے گا

(۴) زکواۃ کو ٹیکس بنا لیا جائے گا

(۵) آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا

(۶) لوگ اپنی ماں کی نافرمانی کریں گے

(۷) مسجدوں میں آوازیں اونچی ہوں گی مثلاً لوگ ایک دوسرے پر باتیں کریں گے اور لڑائیاں جھگڑے ہونے لگیں گے

(۸) قبیلہ کا بدکار آدمی قوم کی سرداری کرے گا

(۹) قوم کا ذمہ دار کمینہ آدمی ہو گا

(۱۰) آدمی کی شرارت کی وجہ سے اس کی تعظیم کی جائے گی

(۱۱) رنڈیاں اور باجے ظاہر ہو جائیں گے

(۱۲) کھلے عام شراب کا تذکرہ اور اس کا استعمال ہوگا

(۱۳) بعد والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے

(۱۴) ان چیزوں کے معاشرے میں اثرات جب زیادہ نظر آئیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا عذاب مختلف صورتوں میں نازل ہوگا۔ یہ تمام قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قریب کی گھڑی ایسی ہوگی کہ لوگوں کو محسوس ہوگا کہ سال مہینوں کی طرح گذر رہے ہیں کیونکہ ان چیزوں سے مراد۔ یہ ہے کہ لوگ فضول چیزوں میں اس قدر الجھ جائیں گے کہ دین سے رغبت نہ ہونے کے برابر ہوگی اور اپنی فضول اور غیر ضروری چیزوں پر ٹائم صرف کریں گے اور انہیں یہی معلوم ہوگا کہ ٹائم کا معلوم ہی نہیں رہا۔ حضرت جابر بن سمرہؓ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی سے گفتگو فرمارہے تھے جس نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کا ذکر کیا (۱) جب امانتیں ضائع کر دی جائیں گی۔

(۲) جب اہم کام نااہل

لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں گے تو قیامت قریب ہی سمجھو۔ امانتیں ضائع کرنے سے مراد کیا ہے۔ جب لوگوں سے اکٹھا کیا ہوا ٹیکس جو کہ مختلف لوگوں کی سپرداری میں ہے وہ اس کا غلط استعمال کریں اور بے جا اڑائیں گے اور اس رقم سے بہت بڑا حصہ اپنے ذاتی کاموں پر لگائیں گے اور اس پیسوں کو حق سمجھ کر کھا جائیں گے۔ تو وہ لوگوں کی امانتیں ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔ جس کی سزا جہنم کے سوا کچھ نہیں۔

(۲) جب اہم کام نااہل لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں گے۔ یہ بات تو سب لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے نااہل لوگ کس طرح کے ہوتے ہیں اور آج کل تو ہر محکمہ اور ہر ادارے میں سپشل اس لیے بھرتی کیے جاتے ہیں تاکہ ان کے سرپرستوں کو ہر کام کرنے میں آسانی ہو اور دنیا

کا مال اکٹھا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوں لیکن وہ لوگ یہ سمجھ نہیں پاتے کہ یہ دنیا کا مال دنیا میں ہی رہنے والا ہے لیکن آخرت میں ایسے لوگوں کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ حضرت حذیفہ بن سید الغفاریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم کچھ قیامت کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ دس نشانیاں ہیں جب تک یہ ظاہر نہیں ہو جاتی اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔ دنیا میں تین ایسی جگہ ہونگی جو پھٹ جائیں گی یعنی زمین میں دھنسنا مشرقی ممالک کی ایک جگہ جو کہ وقوع پذیر ہو چکی ہے جسے ہم سونامی کہتے ہیں دوسری جگہ یورپ کے قریب کسی ملک میں ہوگی جو کہ ابھی نہیں ہوئی۔ ایک جگہ کسی عرب علاقے کے قریب ہوگی وہ بھی ابھی نہیں ہوئی یمن سے آگ کا نکلنا جو کہ آجکل شروع ہو چکا ہے عنقریب یہ آگ زیادہ پھیلنے کے چانسز ہیں یا جوج یاماجوج کا ظاہر ہونا ابھی باقی ہے دابۃ الارض کا نکلنا ابھی باقی ہے (حضرت ثوبانؓ) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کالے جھنڈ دیکھو گے جو کہ خراساں کی طرف سے آرہے ہوں تو تم وہاں جانا کیونکہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے۔ اس کتاب میں یہ چند حدیثیں جو کہ منیر احمد یوسفی صاحب کی لکھی ہوئی کتاب سے لی ہیں ان احادیث سے یہ مراد ہے جو حالات اور واقعات نظر آرہے ہیں ان کے مطابق عنقریب (مہدی امام) کا ظہور ہونے کے قریب ہیں جو بہت سے حالات اور واقعات کی روشنی میں علاقہ شام، عراق اور ساتھ ہی یمن جس کا ذکر ہو چکا ہے اور مزید افغانی و پاکستانی اور ایرانی لوگ اس جنگ میں شریک ہوتے جا رہے ہیں اور کچھ ممالک امریکہ کے کہنے پر حملہ بول دینگے اور پھر آہستہ آہستہ روس اور یورپ کے کچھ ممالک اس جنگ کا حصہ بنانے کے لیے تیاری میں ہیں اور جب حالات مزید بگڑیں گئے تو چائنیز بھی خود بخود اس طرف ایشیا اور ان کے سپوٹروں کو تقویت دینے کیلئے کود پڑیں گے اور چالیس دن تک مشرق سے مغرب تک دھواں ہی دھواں نظر آئے گا اور قرآن پاک کی

ایک آیت کا ترجمہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے اور ہر آدمی نفسانفسی کے عالم میں زندگی اور موت کی کش مکش میں ہوگا۔ اور اسی اثنا جوج وماجوج کا ذکر قرآن مجید میں ہے کہ ان کو بالائی سے کھول دیا جائے گا۔ اس بارے میں بھی دو آراء ہیں یا کوئی آسمان سے قوم یا مخلوق آئے گی یا اس کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ انہیں بالائی سے نیچے اتاریں گے بالائی کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ سطح سمندر سے یا عام زمین سے اونچی جگہ ہوگی جہاں سے اتریں گے تو پھر یہ جگہ کے ٹو یا ہمالیہ کے پہاڑ ہی ہونگے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چین یا اس کے آس پاس کے لوگ ہی جوج یا ماجوج ہونگے اس کے بعد آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

دجال کا فتنہ (حصہ دوم)

یہ جنگ آہستہ آہستہ یمن سے شام۔ عراق۔ لبنان۔ جارڈن اور مصر کو شامل کرے گی اور اس قدر خوف ناک ہوتی جائے گی کہ لوگ بالکل پاگل ہوتے جائیں گے۔ یعنی لوگوں کو معلوم نہیں ہوگا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور جب حالات مزید بگڑیں گے تو اسی جگہ سے ملک شام میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا جو کہ ابھی شائد ہونے والا ہوگا کچھ لوگ انہیں نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا امیر بنالیں گے کیونکہ وہ حکمت اور دانائی سے لوگوں کی رہنمائی کریں گے پھر دجالی قوت اس جنگ کو سعودیہ کی طرف دھکیلنے کی کوشش کریں گے لیکن سعودیہ کا کچھ علاقہ جنگ کی لپیٹ میں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے قدرت اسے پھر شام اور لبنان اور دوسری طرف جارڈن۔ مصر اور فلسطین کی طرف لے جائیں گے اور ممکن ہے اُسی وقت کے قریب قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور بھی سامنے آئے گا۔ اس وقت ترکی اور ایران بھی اس جنگ میں شامل ہوجائیں گے ترکی سعودیہ کی سائیڈ پر ہوگا۔ جب کہ ایران اپنے مفادات کے ساتھ راستے نکالے گا جو وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے جائیں گے اُسی وقت ایٹمی جنگ کا خطرہ بڑھتا جائے گا اور ایشیا کے مسلمان ملک بھی اس جنگ کا حصہ بنتے جائیں گے۔

روس اور چائینہ جسے ہم جوج ماجوج کا نام دیتے ہیں کیونکہ چائینز اس خطے کی ایسی بلند ترین جگہ ہیں جس کے بارے میں قرآن پاک میں اشارے دیئے گئے ہیں ایک تو یہ کہ اُس دن جوج وماجوج بلندیوں سے نیچے اُتریں گے۔ کیونکہ کے ٹو اور اس کے آس پاس لوگ ہوں گے جو کہ کچھ روس کے علاقے بھی شامل ہیں۔اور دوسری نشانی یہ ہوسکتی ہے کہ کوئی آسمانی مخلوق ہے جو زمین کی طرف آئے گی شاید کسی دوسرے پلینیٹ کے اُوپر رہ رہی ہوگی۔ واللہ عالم۔ہاں اگر زمین والوں کا تذکرہ ہے تو پھر یہی لوگ دجالی قوتوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے اپنے سپوٹروں کو تقویت دینے کیلئے کود پڑیں گے۔

اور یہ ایک ایٹمی جنگ کی صورت بنتی جائے گی کیونکہ قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ ہے جس میں کہا گیا ہے۔اُسی دن پہاڑ رُوئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے اور ہر آدمی نفسا نفسی کے عالم میں زندگی اور موت کی کش مکش میں ہوگا۔ چالیس دن تک مشرق سے مغرب تک دھواں ہی دھواں نظر آئے گا اور دجالی قوت والوں کو زبردست شکست ہوگی اور تمام ممالک اپنا اپنا اسلحہ استعمال کر جائیں گے یہودیوں کو وہی مصیبتیں اٹھانی پڑیں گی جیسے پہلے ایک دفعہ ہو چکا ہے۔بہت سے یہودی اس جنگ میں مارے جائیں گے کیونکہ کچھ عیسائی ملکوں کے لوگ بھی مسلمانوں کے ساتھ خفیہً مدد کو تیار ہو جائیں گے کچھ نبی پاک ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔ یہودیوں کے بڑے سپوٹر یورپ اور امریکہ اس قدر بوکھلا جائیں گے اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہوگا۔ کہ یہ مزائل کہاں سے آ رہا ہے۔بس اپنی چھوٹی سوچ کی بدولت پہلے سے پلین شدہ ملکوں پر حملہ کریں گے جس کی وجہ سے براعظم امریکہ کے کئی ممالک اور آسٹریلیا وغیرہ تک جنگ طول پکڑے گی۔ دنیا کا بڑا حصہ یورپ اشیاء اور امریکہ کے کچھ ممالک اور مڈل ایسٹ فلسطین کے نزدیک کے علاقہ جات تباہی وبربادی کا حصہ بنتے جائیں گے ان علاقوں میں بہت سے علاقے صفہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔اور کچھ علاقے بچیں گے اور ہر طرف جوج ماجوج اپنے مشن میں کامیاب ہونگے اور پھر مسلمانوں

کی تعداد بھی بہت کم رہ جائے گی۔ جب جنگ کے اثرات سے ہر آدمی متاثر ہو رہا ہوگا۔ بہت سی بیماریاں بڑھ جائیں گی جس سے بہت سارے لوگ مزید مرنا شروع ہو جائیں گے۔ پھر جوج ماجوج کے اوپر ایک مخصوص بیماری نازل ہوگی۔ جس سے جوج ماجوج کا خاتمہ ہوگا بہت سارے پرندوں کا ظہور ہوگا جو تمام روئے زمین پر لوگ مرے ہونگے انہیں اٹھا کر سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر آسمان سے موسالا دھار بارش ہوگی اور زمین پر تمام بیماریاں آسمانی پانی کی وجہ سے ختم ہو جائیں گی۔ زمین کی تمام حالت پہلے سے بہتر نظر آئے گی جو لوگ بچ جائیں گے وہ خدا کا شکر ادا کریں گے کیونکہ دجالی قوتوں کی آزمائشوں نے قیامت برپا کی ہوئی تھی پھر ایک دن صفا مروا کی پہاڑی کے نیچے سے ایک جانور نکلے گا جیسے دابتہ ارض کہا جاتا ہے۔ وہ تمام لوگ جو بچ گئے ہونگے اُن کی پیشانی پر اپنی چونچ کے ساتھ نشان واضح کرے گا جنتی لوگوں کو واضح کرنے کے لیے نشان لگایا جائے گا۔ اور سورج اپنی ڈائریکشن کو تبدیل کرتے کرتے اس کی سمت مغرب سے مشرق کی طرف ہو جائے گی کیونکہ یہ بھی ایک آخری نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا سورج کی ڈائریکشن ہر سال بدلتی جارہی ہے۔

کچھ عرصہ بعد جب سورج کی مکمل ڈائریکشن مغرب سے مشرق کی جانب ہوگی اُس وقت اسرافیل آخری صور پھونکیں گے جس سے رُوئے زمین اور آسمانوں کے فرشتے اور تمام جن اور مزید جتنی بھی مخلوقات جو بظاہر بھی ہے اور باطنی بھی جو ہمیں نظر نہیں آتی سب موت کی نیند سو جائیں گے تاکہ مرنے کا وعدہ پورا ہو جائے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام پلینیٹ کو ملا کر زمین سمیت ایک یوم حشر کی جگہ بنائی جائے گی جہاں پر روح کو انہیں جگہ پہنچنا ہے اور حساب وکتاب کے لیے تمام روح زمین کے لوگ اُس طرف نکل کر بدحواسی کے عالم میں پہنچنا شروع ہو جائیں گے جہاں فرشتے انہیں اپنا حساب کتاب کا نامہ اعمال دیں گے ساتھ ہر ایک مخصوص چشمہ پہنا دیا جائے گا لوگوں کو تمام زندگی کی فلم اُن کے سامنے نظر آنی

شروع ہو جائے گی۔ساتھ ہی ساتھ گناہوں کا اقرار کرتے جائیں گے۔پھر اُس کے بعد بدبخت انسانوں کو فرشتے دھکیل کر جہنم کی طرف لے جائیں گے نیک لوگوں کو جنت کی طرف بھیج دیا جائے گا۔قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ ہے اُس دن دیکھو گے بہت سارے چہرے کالے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔اور جو حضور ﷺ کے اُمتی ہوں گے انہیں حوضِ کوثر پلایا جائے گا۔اُس کی بدولت اُس پلِ صراط سے گزر کر جنت کی طرف جائیں گے لیکن کچھ لوگ اپنی سزا کے بعد شفاعت کا انتظار کر رہے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کی حالت میں اِس دنیا سے رخصت کریں۔آپ ﷺ کا اُمتی کہلانے کے قابل کریں۔ آپ ﷺ کی سیرت آپ ﷺ کے صحابہ کی سیرت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا کریں۔ (عطاء الرحمٰن) شاد باغ لاہور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے بارے میں حقیقت کیا ہے

ترجمہ: جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا مجھے پر سلام (ورحمت) ہے۔پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 33 صفحہ نمبر 412

ترجمہ: وہ (یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں) چال چلے اور اللہ تعالیٰ بھی (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لیے) چال چلے اور اللہ خوب چال چلنے والا ہے۔

ترجمہ: اس وقت اللہ نے فرمایا میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت کر کے تم کو اپنی طرف اُٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں سے پاک کر دوں گا جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا۔پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 55+54

ترجمہ: (محمد ﷺ) کہ ہم تم کو آیتیں اور حکمت بھری نصیحتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔

پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 58 صفحہ نمبر 74

ترجمہ: عیسیٰ (علیہ السلام) کا حال اللہ کے نزدیک آدم کا سا ہے اور اُس نے مٹی سے اس کا

ڈھانچہ بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا وہ (انسان) ہو گئے۔

ترجمہ: یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور اللہ کے سوا معبود نہیں بیشک اللہ غالب صاحب حکمت ہے۔

پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 62+59 صفحہ نمبر 74

ترجمہ: اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا اور سرکش بد بخت نہیں بنایا۔

ترجمہ: جس دن میں پیدا ہوا جس دن مروں جس دن زندہ کرکے اُٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (رحمت) ہے پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 33+32 صفحہ نمبر 412

ترجمہ: اور ان پر سلامتی ہے ان کے پیدا ہونے کے دن وفات پانے کے دن اور پھر جس دن وہ زندہ کرکے اُٹھائے جائیں گے۔

ترجمہ: جو اس کے باوجود اللہ کی طرف سے جھوٹی روایات گھڑیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

(پ ۴۔۳۔۹۴) پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 15 صفحہ نمبر N384

ترجمہ: یہ مریم (علیہ السلام) کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام ہیں سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 34 صفحہ نمبر 412

ترجمہ: جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی طرف سے نافرمانی (نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کوئی ہے جو اللہ کا طرف دار ہو اور میرا مددگار ہو حواری بولے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

ترجمہ: وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال چلے اور اللہ بھی چال چلا اور اللہ خوب چال چلنے والا ہے۔ پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 54+52 صفحہ نمبر 73

ترجمہ: اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ رہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔ (پ 16۔19۔31)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی آیات کو نہیں مانتے اور اپنے انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہیں ہیں (اللہ کے قوانین کو معطل کرتے رہیں ہیں) جو انصاف کا حکم دے انھیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو

دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سُنا دو۔(پ3۔3۔21)

ترجمہ: جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے نافرمانی (اور ارادہ قتل) محسوس کیا تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار۔ آپ کے ساتھ کہنے لگے کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے مسلم فرمانبردار ہیں۔(پ3۔3۔52)

ترجمہ: وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو حکمت اور دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں (2،3،269)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے بارے میں حقیقت کیا ہے

اس کتاب میں دو احادیث ایسی لکھی ہیں جو کہ (دجال) کے مضمون میں ہیں۔ جو قرآن پاک کی شان کے مطابق نہیں ہیں قرآن کے مطابق وہ احادیث ہوتی ہیں جو قرآن پاک کی تشریح کرتی ہیں اور قرآن کے چھپے ہوئے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں لیکن یہ احادیث قرآن پاک کی تشریح کے بجائے ایک نئی سمت نکالنے کی کوشش کررہی ہیں۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کمزور احادیث ہوسکتی ہیں جس کے معنی لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئے۔ جس کا مقصد کچھ اور ہوگا لیکن کچھ نادان لوگوں نے اُس کا غلط مطلب نکال دیا ہے۔ جو قرآن پاک کی آیات کی مخالفت میں نشان وہی کرتی ہیں۔ یا یہ کہہ لیں قرآن پاک کی آیات کے متضاد ہیں۔ قیامت تو آنی ہے لیکن اُس کا مطلب یہ نہیں کہ انبیاء علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے اور نہ قرآن پاک میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اُٹھالیا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں کوئی ایسی آیات نہیں جو یہ بتا رہی ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (زندہ) اُٹھالیا گیا یہ ایک فرضی بات ہے 3۔3۔55 قرآن پاک میں واضح لکھا گیا ہے (ترجمہ): اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام میں تمہیں وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھالوں گا اور تمہیں کافروں سے بچالوں گا۔ اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے اُن کو کافروں پر قیامت تک اپنی سنت پر فائق رکھوں گا۔

3۔3۔54 (ترجمہ) وہ چال چلے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیریں خواص کیں اور اللہ تعالیٰ خوب تدبیریں کرنے والے ہیں۔

3-3-54 تشریح: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن سرکشوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے کی کوشش کی۔ یعنی انہیں مارنے کے لیے تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نور کی حالت میں کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا۔ جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کو جب مارنے کے لیے پہرہ لگایا گیا تھا جو سخت ترین پہرہ تھا۔ کوئی آدمی وہاں سے جا نہیں سکتا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نور کی حالت میں وہاں سے چلے پھر ابو بکر صدیق کے ساتھ مدینہ کا سفر شروع کیا اور راستے میں غار ثور میں پناہ لی۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نور کی حالت میں کسی دوسری جگہ چلے گئے۔ اور کافروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تلاش شروع کر دی۔ لیکن انہیں نہ ملنے پر انہوں نے کسی ایسے شخص کو پکڑ لیا جس کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی جلتی تھی۔ اُسے مارا پیٹا اور زبردستی سولی پر چڑھا دیا۔ تاکہ بادشاہ کو معلوم نہ ہو سکے۔ ایسے ہی صلیب کے ساتھ پیش کر دیا۔ اور لوگوں میں مشہور کر دیا۔ کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باقی ماندہ زندگی کسی دوسری جگہ پوری کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس بلا لیا یعنی حقیقی زندگی کی طرف چلے گئے۔ اور دوبارہ کبھی واپس نہیں آئیں۔ کیونکہ جو بھی اس دنیا میں پیدا کیا گیا اُسے ہر حالت میں موت کا مزہ چکھنا ہے سب پیغمبر اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ حالت میں اپنی اپنی شان کے مطابق ہیں۔ اور قیامت کے بعد جب سب لوگوں کو اُٹھایا جائے گا۔ وہ اپنی اپنی اُمت کے گواہ بن کر حاضر ہونگے۔ اور اُن کے لیے شفاعت کا اہتمام کریں گے بشرطیکہ اُن لوگوں نے انبیاء علیہ السلام کی سنت پر عملی زندگی گزاری ہوگی۔

16-19-33 ترجمہ: جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام ہے

تشریح: اس سورت میں زمانے کی تین حالتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک پیدا ہونے سے لے کر اپنی پوری زندگی اور پھر اپنے وفات پانے کا وقت ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر جب تمام لوگ مرنے کے بعد زندہ اُٹھائے جائیں گے۔ اُس کا بیان کیا گیا ہے۔ یعنی حشر میں حساب و کتاب کے وقت کی بات کی گئی ہے۔ اور کہا ہے میرے اُوپر اللہ تعالیٰ کا سلام اور (رحمت) ہے۔

6-4-158 (ترجمہ): بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی طرف اُٹھا لیا اللہ غالب حکمت

والے ہیں۔

اسی طرح حضرت ثوبان سے دو حدیثیں منسوب کی جاتی ہیں۔ جس میں حضرت امام مہدی کے بارے میں تذکرہ ہے۔ اُس کا بھی ذکر قرآن پاک میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی جماعت کا ذکر ہے۔ وہ جو بھی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گی۔ لیکن ہم ایسی چیزوں کے منتظر بنے بیٹھے ہیں۔ جو کہ نہ آنی ہے۔ نہ ہی کبھی آئیں گے بلکہ قیامت ناگہاں اِن کے پاس پہنچ جائے گی۔ جس کا وہ انتظار کرتے ہیں۔ امام مہدی کا ظہور ہونا کالے جھنڈے کا اظہار کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ زمین پر آنا یہ سب چیزیں قرآن پاک میں کسی حوالے سے نہیں ہیں۔ اور نہ کوئی حدیث ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے کبھی قرآن پاک کی تشریح ایسی نہیں کی جو چیزیں قرآن پاک میں موجود نہ ہوں۔ بلکہ جو چیزیں قرآن پاک میں موجود ہوں انہی کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا کہ لوگ اس بات پر آڑے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اُٹھالیا گیا ہے۔ اور وہ دوبارہ زمین پر اُمتی بن کر اُتریں گے۔ کیونکہ لوگوں کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ انبیاء علیہ السلام کا کیا مقام ہے۔ حالانکہ دنیا کی تمام مخلوقات کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور وہ دوبارہ قیامت کے بعد اُٹھائے جائیں گے۔ ہمیں عقل سے سوچنا اور دیکھنا ہے کس کے دلائل صحیح ہیں۔

(فرض کریں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ہمیں اُن سے کیا فائدہ ہوگا بلکہ ہم نے اپنے اعمال کے ذریعے جنت میں جانا ہے۔ اور اگر ہمارے اعمال صحیح نہیں ہوں گے اور نیک عمل نہیں کیے ہوں گے تو ہمیں اُس کا بدلہ ویسا ہی ملے گا۔ جیسے ہمارے اعمال ہوں گے۔ ان کے بارے میں واضح آیات ہیں۔ جیسا عمل ہوگا ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ اور ہمارے لیے سوائے حضرت محمد ﷺ کے کوئی سفارش نہیں کرسکے گا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے جانے کا کوئی فائدہ نہیں مل سکتا۔ اور جو لوگ کہتے ہیں قرآن پاک میں یہ چیزیں موجود نہیں ہیں اس لیے ہم نہیں مانتے وہ درست اس لیے کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرسکتے ہیں یہ قرآن پاک میں ایسا ہی لکھا ہوا تھا وہ لوگ کامیاب ہوجائیں گے۔ اگر دیکھا جائے تو ہماری مثال چیونٹی کی سی ہے۔ جسے ہم چلتے پھرتے مسل دیتے ہیں۔ اور ہمیں خبر بھی نہیں ہوتی۔ ایک چیونٹی دوسری چیونٹی کا کیا بوجھ

اُٹھائے گی جب کہ اُس کی اپنی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔لیکن جو راہ راست پر ہوگی اُس کی خبر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کو بھی ہوتی ہے۔جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔انسان کی حقیقت بھی چیونٹی کی طرح ہے اگر سمجھا جائے تو۔

دوسری بات اگر قیامت کے بعد حساب وکتاب کے وقت اگر یہ بات غلط ثابت ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط بیانی کیا کرتے تھے۔اور پھر حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بھی (نعوذ باللہ) ایک الزام باندھا جائے گا۔کہ یہ انہوں نے کہا تھا۔یہ بتائیں تمام باتیں کس کے خلاف جائیں گی۔وہاں کوئی حمایتی نہیں آئے گا۔اور ہماری واپسی نہ ممکن ہوگی۔ایک قرآن پاک کی آیت ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء کیا اُس کے اعمال ضائع ہونگے۔اسی طرح نبیوں پر جھوٹ باندھنے سے سب اعمال اکارت جائیں گے۔جس نے غلط بیانی کی ہوگی وہ تو جہنمی ہوگا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ نیک لوگ ایسی حرکتیں نہیں کرتے بلکہ فتنہ باز ہی ایسا کرتے ہیں۔اور وہ کون ہیں کہ تلاش کرنا بڑا مشکل ہے لیکن جو اس کے پیچھے بغیر تحقیق بغیر علم قرآن کے اڑھے رہیں گے وہ کس طرف جائیں گے۔سوچیئے: اور اپنے اپنے اعمال کی فکر کریں اور قرآن پاک کی طرف مائل ہوں اور اِس پر غور کریں اور صحیح عقائد کی طرف رُخ کریں تاکہ عذاب سے بچ جائیں۔بغیر علم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر بہتان مت باندھیں یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔

میں اس بات پر حیران ہوں کہ ربِ کائنات نے تمام چیزوں کے بارے میں تفصیلات قرآن پاک میں درج کردی ہیں۔اور اتنی مرتبہ وضاحت کی ہیں۔اور بار بار وضاحت کی ہے اور جن چیزوں کو قرآن پاک نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے اُن کی وضاحت لازمی کی ہے اس کے باوجود قرآن پاک کے اُوپر ایک (نعوذ باللہ) الزام عائد کیا جا رہا ہے۔بلکہ یہ الزام اللہ تعالیٰ کے اُوپر عائد کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں نبوت کے ذریعے احادیث کی صورت میں نازل کی ہیں۔

حالانکہ بہت سی احادیث وہ ہیں جن کے بارے میں قرآن پاک میں بیان کیا جا چکا ہے اور حضور پاک ﷺ نے اُن قرآنی آیات کی تشریح کی ہے تاکہ لوگ اُسے اچھی طرح سمجھ سکیں

کیونکہ اُس وقت تعلیم عام نہیں تھی اور بہت سے چیزیں سمجھ نہیں آتی تھیں اس لیے حضور پاک ﷺ نے اپنی زبانی قرآنی آیات کو بیان فرمایا تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام عام ہوجائے کیونکہ قرآن پاک میں یہ سند نازل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ جو فرماتے ہیں۔ وہ قرآن پاک کا حصہ ہی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ آپ قرآن پاک نہیں پڑھتے آپ ﷺ تو چلتا پھرتا قرآن ہیں۔ اس کے باوجود حیرت انگریز بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بہت سے لوگوں نے یعنی علماء اکرام نے ایک غلط تاثر بیان کیا ہوا ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود نہیں ہے اور ہم اپنی خیالی زندگی میں رہتے ہوئے اُن چیزوں کو جن کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ وہ چھوڑ دیں ہیں بلکہ جن کا نام نہیں لیا گیا اُن چیزوں کے منتظر ہیں۔ اور ایک ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ جو سیدھی اللہ تعالیٰ کے (نعوذباللہ) خلاف جھوٹ افتراء کرتی ہے۔ اور ساتھ نبی پاک ﷺ کے بیانات کو اس طرح توڑ موڑ کر پیش کیا جاتا ہے کہ (نعوذباللہ)۔ قرآن پاک کی آیات کا مطلب کچھ اور ہے اور نبی پاک ﷺ نے قرآن پاک کو عملی زندگی میں آکر مکمل کیا ہے (نعوذباللہ) لوگ قرآن پاک کو ادھوری کتاب ظاہر کرنا چاہتے ہیں تاکہ حدیث کو قرآن پاک کے ساتھ منتھی کیا جاسکے اور اپنے خواہشوں کی وجہ سے لوگوں کو دین سے روکتے ہیں۔ جن کے بارے میں قرآن میں ایک آیت آچکی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم خود بھی گمراہ تھے اور ہم نے دوسروں کو بھی گمراہ کردیا ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کو ادھورا سمجھتے ہیں یا نامکمل کتاب سمجھتے ہیں یقیناً وہ گمراہی کے آخری درجہ میں ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ پر اور اُن کے نبیوں پر الزام عائد کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں اور فرشتوں کی لعنت بھی اُن پر جاری ہے اور وہ کبھی ہدایت یاب نہیں ہوسکتے۔ (یہ قرآنی آیات کا ترجمہ) اس لیے ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ ہم قرآن کی آیات کو پڑھیں اور پھر اپنا محاسبہ کریں کہ آیا ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اور اُن چیزوں کی مخالفت کریں جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود نہیں ہیں یعنی جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھایا جانا قرآن پاک میں کسی جگہ درج نہیں ہے اور اتنی بڑی بات کہہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں لکھنا بھول گئے ہیں جبکہ قرآن پاک میں لکھا ہے کہ ہم نے اس قرآن پاک میں کوئی کمی نہیں چھوڑی یعنی ہر ایک چیز کی

وضاحت کردی ہے۔ اسطرح حضرت امام مہدی کا تصور بھی ایسا ہی ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود نہیں ہے اور لوگوں کو (نعوذ باللہ) حضرت ثوبانؓ سے منسلک حدیث نبوی کے ذریعے قرآن پاک کی آیات کے ساتھ ٹکرایا جارہا ہے اور ناسمجھ لوگ جو قرآن پاک کو غور سے نہیں پڑھتے اور لوگوں کے کہنے پر اتفاق کرتے ہیں۔ انہیں سوچی سمجھی سازش کے تحت گمراہ کیا جارہا ہے۔ اور لوگوں کو ان چیزوں کا منتظر کردیا ہے کہ وہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کا نزول ہوگا اور وہ جہاد کریں گے اور تمام لوگ اُن کی بیعت کریں گے اور اس طرح اسلام کی فتح ہوگی۔ حالانکہ ایسا ہرگز قرآن پاک میں موجود نہیں ہے۔ اور یہ تمام چیزوں کو اس طریقہ سے استعمال کیا جارہا ہے کہ قرآن پاک (نعوذ باللہ) مکمل نہیں تھا اور یہ حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ جو نبی پاک ﷺ نے کہا ہے وہ بھی قرآن کا حصہ ہیں اور انہیں ہم ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں چاہے قرآن پاک کی آیات کی نفی ہورہی ہو۔ بے شک قرآن پاک میں وہ چیزیں موجود نہ ہوں تب کچھ لوگ احادیث کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں جو لوگ اس بات سے اتفاق نہ کریں انہیں منکر حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ وہ خود قرآن پاک کی آیات کی نفی کررہے ہوتے ہیں اور انہیں اس چیز کا علم نہیں ہورہا حالانکہ قرآن پاک کی تشریح کا دوسرا نام حدیث ہے۔ آپ لوگوں سے درخواست ہے کہ آپ بھی ایسی باتیں جو حدیث میں بیان ہوئیں ہیں اُن کو قرآن سے ملا کر پڑھیں۔ اُس پر عمل کریں غور کریں تاکہ ایمان پختہ ہوں اور دین اسلام کا اصل منہ واضح نظر آئے اور اپنی مغفرت مانگیں۔ مغفرت کسی وقت بھی مانگی جاسکتی ہے اس پر قید نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے گناہوں سے معاف کردیں۔ جو نادانی سے کہتے اور سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

(عطاالرحمٰن شاد باغ)